عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد ۱۴ | ۶ تا ۱۲ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ بمطابق ۲۴ تا ۳۰ مئی ۱۹۹۶ء | شمارہ ۵۲

ختم نبوت

دلائلِ عقلیہ و نقلیہ کی روشنی میں

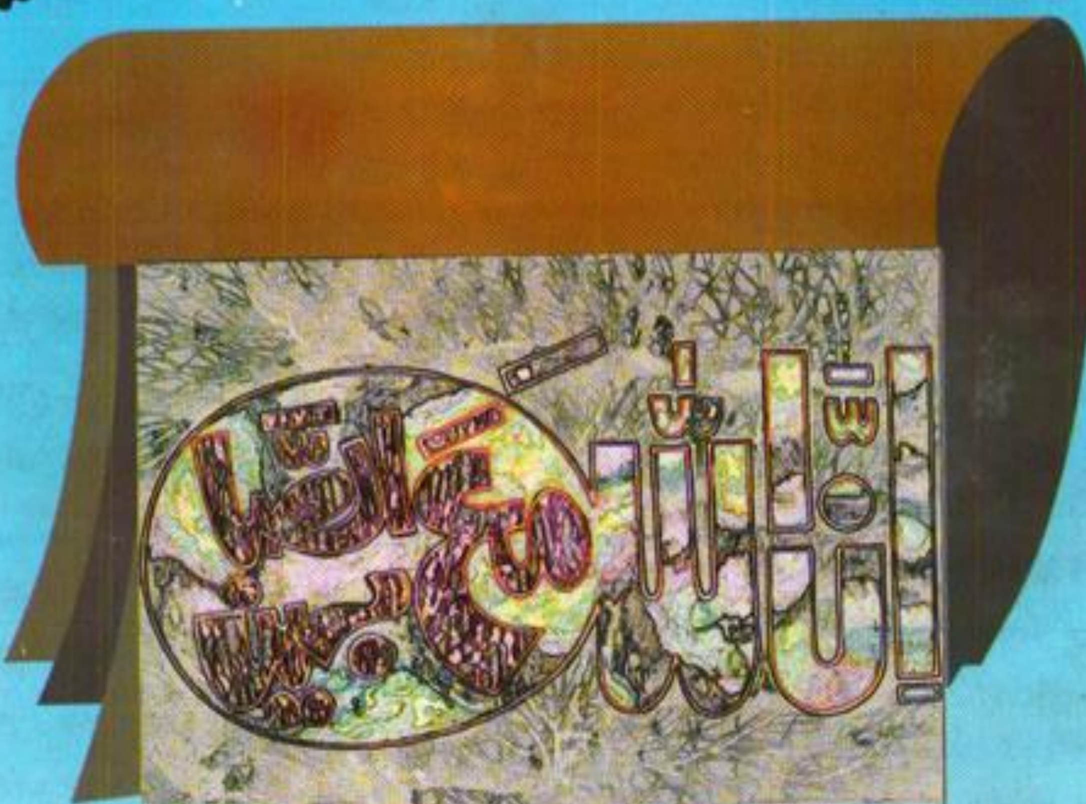

مذاہبِ عالم کے مسلّمہ اصول کے مطابق ہر پہلو سے

قادیانی غیر مسلم ہیں

سوال .... میری سگی نانی کے چھوٹے بھائی کے بیٹے یعنی رشتے میں میرے ماموں کے ایک قادیانی سے دوستانہ مراسم ہیں نیز ان کے چھوٹے بھائی اس قادیانی کے وہاں ٹیوشن پڑھنے جاتے ہیں اس صورت حال میں مندرجہ ذیل حل طلب مسائل پیدا ہوتے ہیں قرآن و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

مسئلہ نمبر۱.......... چونکہ میرے ماموں کے قادیانی سے دوستانہ مراسم ہیں لہٰذا دونوں حضرات جب بھی ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں، اس طرح ماموں کے اس فعل یعنی جانتے بوجھتے قادیانی کافر کو سلام کرنا یا اس کے سلام کا جواب دینا کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

مسئلہ نمبر۲.......... عید الفطر و عید الاضحیٰ پر دونوں حضرات ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دیتے ہیں اس طرح جانتے بوجھتے کافر کو عید کی مبارک باد دینا یا اس کی مبارک باد وصول کرنا کیسا ہے؟ کیا ان دونوں افعال کے سرزد ہو جانے سے ماموں کے ایمان میں خلل کا اندیشہ ہے جبکہ وہ جانتے ہیں کہ قادیانی کافر ہیں صرف معاشرتی رواداری کی وجہ سے یہ تعلقات ہیں۔

مسئلہ نمبر۳.......... اس قادیانی نے ہمارے علاقے میں ٹیوشن سینٹر کھول رکھا ہے جہاں میٹرک و انٹر کے طالب علم پڑھنے جاتے ہیں اور وہ استاد کے احترام میں اس قادیانی کو سلام بھی کرتے ہیں۔ مذکورہ تینوں صورتوں میں شریعت کا کیا حکم ہے اور میرے اوپر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ تفصیلی جواب دے کر ممنون فرمائیں۔

محمود الحسن گنگوہی

جواب.......... قادیانی مرتد ہیں اور آنحضرت ﷺ کے گستاخ ہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون و مرتد کو نہ صرف مسیح موعود، مہدی معہود، نبی و رسول وغیرہ کہتے ہیں بلکہ اس ملعون کو آنحضرت کا بروز قرار دے کر اسے "محمد رسول اللہ" کہتے ہیں۔ اور آنحضرت ﷺ کی تمام صفات و کمالات اس کے لئے ثابت ہیں۔ لہٰذا:

۱۔ کسی سچے مسلمان کے لئے، جو آنحضرت ﷺ پر ایمان رکھتا ہو، اور جو قیامت کے دن آنحضرت ﷺ کی شفاعت کا امیدوار ہو، ان مرتدوں اور گستاخان رسول سے دوستانہ مراسم اور معاشرتی تعلقات رکھنا جائز نہیں ان کو سلام کہنا اور ان کے سلام کا جواب دینا شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔

۲۔ عیدین میں مبارک باد دینا بھی معاشرتی تعلق کی ایک صورت ہے۔ اس لئے یہ بھی ناجائز ہے۔

۳۔ قادیانی کا مسلمانوں کے علاقہ میں ٹیوشن سینٹر کھولنا مسلمان بچوں کو مرتد کرنے کے لئے ایک جال ہے۔ اور یہ مسلمانوں کی غیرت کو للکارنا ہے۔ اس لئے وہاں بچوں کو ہرگز نہ بھیجا جائے۔ اور بچوں کا اس کو سلام کرنا بھی ناجائز ہے۔

نوٹ.. اس قادیانی کو ختم نبوت کا لٹریچر دیا جائے۔ اور اس کو سمجھایا جائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے "مباہلہ" میں جھوٹا قرار دے کر اس کو ملعون اور بے ایمان ثابت کیا تھا۔ تم لوگ اس جھوٹے کو "مسیح موعود" کیسے مانتے ہو؟ واللہ اعلم

معذور کا حکم

سوال ۔ میرا ڈھائی ماہ کا بیٹا ہے جب سے میرا بیٹا پیدا ہوا ہے بلیڈنگ بند نہیں ہوئی ہے اور ڈاکٹر کہتے ہیں جب تک آپریشن نہیں ہوگا بلیڈنگ ہوتی رہے گی اس دوران نماز پڑھ سکتے ہیں کہ نہیں اگر پڑھ سکتے ہیں تو کس طرح پڑھیں گے اور آپریشن کے بعد کس طرح نماز پڑھے گا۔

جواب .... بصورت مسئولہ آپ معذور ہیں اور معذور کا حکم یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے لئے نیا وضو اس کے وقت میں کریں اس وضو سے اس وقت کے اندر فرض و سنت و نفل ساری نمازیں پڑھ سکتے ہیں بشرطیکہ کوئی دوسرا سبب وضو کے توڑنے کا نہ ہو۔ وقت کے جاتے ہی آپ کا سابقہ وضو جاتا رہے گا نیز اگر آپ نے اپنی عادت کے ختم پر غسل کر لیا تھا تو صحیح ہے ورنہ غسل ضروری ہے۔

آپریشن کے بعد اگر خون بند ہو جائے تو پھر معمول کے مطابق نمازیں پڑھیں بصورت دیگر معذور والا حکم ہوگا۔ (تنویر الابصار ج۱ ص۳۰۵)

وصاحب عذر من به سلس استطلاق بطن او انفلات ريح او استحاضة ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة .... وحكمه الوضوء لكل فرض ثم يصلي به فيه فرضا و نفلا فاذا خرج الوقت بطل الخ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

شمارہ ۵۲ جلد ۱۴

۶ تا ۱۲ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ
بمطابق ۲۴ تا ۳۰ مئی ۱۹۹۶ء

REGD. NO.SS-160

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

۱۔ آپ کے مسائل	۲
۲۔ اداریہ	۴
۳۔ ختم نبوت	۶
۴۔ حیات و نزول عیسیٰؑ	۱۱
۵۔ قادیانی غیر مسلم ہیں	۱۵
۶۔ دو صحابہ کرامؓ کی کرامت	۱۹
۷۔ امیر المومنین عمر بن الخطابؓ	۲۱
۸۔ اخبار ختم نبوت	۲۳

قیمت ۵ روپے

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۲۵۰ روپے
ششماہی ۱۳۵ روپے
سہ ماہی ۷۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۵۰ امریکی ڈالر، یورپ، افریقہ ۴۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، کویت، عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی
اور ایشیائی ممالک ۳۰ امریکی ڈالر
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت — الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ
نمبر ۳۱۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 514122

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ, U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا | ناشر: سید شاہد حسن | مطبع: القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت: ۲۰۳ ابیض رنگ لاوٹن کراچی

ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کے چودہ سال

مئی ۱۹۹۶ء کا آخری شمارہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس طرح ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل اپنے سفر کی چودھویں منزل عبور کر رہا ہے۔ آغاز سے اب تک ختم نبوت انٹرنیشنل نے اپنے بنیادی مقصد عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ملت اسلامیہ کے نظریاتی اتحاد کی اہمیت کو اجاگر کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام سے نسبت رکھنے والے مختلف نظریاتی گروہوں کی باہمی رقابتوں اور سیاسی عناصر کے مفاداتی نظریات سے قطع نظر کرکے ہفت روزہ ختم نبوت کے صفحات میں مثبت انداز میں ہر شعبہ زندگی سے متعلق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں صحیح سمت میں رہنمائی کی پوری پوری کوشش کی گئی۔

ختم نبوت انٹرنیشنل کے اجراء کا بنیادی مقصد ہی عقیدہ ختم نبوت کا علمی، عملی اور عوامی سطح پر تحفظ ہے اس لئے قادیانیت مرزائیت کی ریشہ دوانیوں مغالطہ اور آمیزیوں کا پردہ چاک کرکے مسلمانوں کو اس اسلام دشمن اور عقیدہ ختم نبوت کے منکر گروہ کے واقعاتی اور حقیقی چہرہ سے روشناس کرانا ہماری بنیادی پالیسی رہی ہے۔ قادیانی مرزا غلام احمد مسیلمہ پنجاب کو اپنا رہنما قرار دیتے ہیں اور اس دشمن خدا نے انگریز سامراج کے اشارے پر روحانی ترقی کی ایک سیڑھی لگائی اور پہلے محدث، مجدد، **مثیل** مسیح اور پھر مسیح موعود ہونے کا مدعی بن بیٹھا۔ اور پھر انگریزی اقتدار کے سہارے نبی آخر الزمان رسول عربی حضرت **محمد** ﷺ پر نبوت کا دروازہ بند ہوجانے کا منکر ہوگیا آہستہ آہستہ خود کو **ظلی** بروزی نبی باور کرایا اور پھر بزعم خود پکا نبی بن کر نئی نبوت پر مبنی نئی امت اور ملت بنانے کی سعی نامشکور میں مشغول ہوگیا۔ برصغیر پاک و ہند میں عمومی جہالت اور انگریزی ذریعہ تعلیم سے مستفید ہونے والے عوام و خواص کی دین سے خطرناک حد تک ناواقفیت کے نتیجہ میں امت مسلمہ کے جسد ضعیف میں انگریزی نبوت کے اس فتنہ نے سرایت کینسری کا انداز اختیار کرلیا۔ مسلمان علماء نے ہر ممکن طریقے پر کوشش کی کہ یہ دین دشمن گروہ مسلمانوں سے الگ ہو کر یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح اپنی الگ شناخت کرائے۔ مسلمانوں کو دامن رسول عربی ﷺ سے وابستہ رہنے دے۔ اور خود کو انگریزی نبی مرزا غلام احمد کی طرف منسوب کرکے ملت اسلامیہ سے الگ ہوجائے مگر قرائن و شواہد سے یہ حقیقت عیاں ہو کر سامنے آگئی کہ انگریزوں پر یہودیوں کا پنجہ مضبوط گڑا ہوا ہے اور یہودی یثرب و خیبر میں اپنی ذلت و خواری کا انتقام لینے کے لئے نئی انگریزی نبوت کی آبیاری کر رہا ہے اور اس کا بڑا مقصد یہ رہا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے اس دشمن گروہ کو مسلمانوں کا دوست اور اسلام کا علمبردار بنا کر حقیقی اسلام کو قصہ پارینہ بنادیا جائے۔

۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں سرکاری طور پر قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ امت تسلیم کیا گیا۔ جس کا اثر پوری دنیا کے دینی افق پر ظاہر ہونا شروع ہوگیا۔ حتیٰ کہ قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا معاملہ جنوبی افریقہ کی اعلیٰ عدالت میں پیش ہوا تو کافروں کی اس عدالت کے ججوں کو بھی قادیانیوں کا ملت اسلامیہ کے ساتھ چپکا رہنا عجیب سا لگا اور وہ اس شیطانی گروہ کو غیر مسلم قرار دینے پر مجبور ہوگئے۔

اس سب کے باوجود قادیانی گروہ کی ہٹ دھرمی ہے کہ قانون کی نظر میں قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا گیا لیکن اسلام کی نظر میں تو قادیانی کافر نہیں ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ جب قادیانیوں نے مسلمانوں کے نبی کا دامن چھوڑ کر مرزا کا دامن پکڑ لیا۔ اور اسی بناء پر وہ مسلمانوں کو اپنے تئیں کافر سمجھتے ہی نہیں بلکہ برملا اعلان کرتے ہیں لیکن پھر بھی مسلمانوں کے ساتھ رہ کر ملت اسلامیہ سے چپکے رہنا چاہتے ہیں اور اس سے بڑھ کر حیرت و تعجب نصف صدی تک پاکستان میں بننے والی حکومتوں کے ان کار پردازوں کے کردار پر ہوتی ہے جو رسول عربی ﷺ کے دامن رحمت سے وابستگی کے دعوے دار ہیں۔ اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے خطہ پاک میں حفاظت اسلام کے حلف اٹھا کر ایوان اقتدار میں داخل ہوتے رہے مگر ایوان اقتدار میں پہنچ کر اسلام ہی کی بیخ کنی میں لگ گئے۔ اسلام کے ان دشمنوں کو نہ صرف غیر قانونی اور غیر اخلاقی تحفظ دینے کے مجرم بنے بلکہ اس سے بڑھ کر اسلامیان پاکستان پر اسلام اور مسلمانوں کے دشمن اس گروہ قادیانی کو مسلط کرنے کے لئے حکومت کے ادنیٰ سے اعلیٰ مناصب

ان کے حوالے کردیئے۔ یہاں تک کہ ۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کے وقت پاکستانی افواج کے تینوں شعبوں کے سربراہ قادیانی تھے۔ اس کے علاوہ صرف بری افواج کے سترہ جنرل قادیانی تھے۔ نام نہاد بغاوت کا ڈرامہ رچاکر فوج میں اسلامی ذہن کی بیخ کنی کی قادیانی سازش کے اشارے مرزا طاہر کے ۱۴مارچ ۱۹۹۶ء کے دھمکی آمیز مطبوعہ بیان سے صاف طور پر مل رہے ہیں۔ ان حالات میں اس اسلام دشمن گروہ نے ناموس رسالت کے تحفظ کا مسئلہ کھڑا کردیا۔ اور عیسائی جمعدار لڑکوں کو بھی اس کاربد میں اپنے ساتھ شریک کرلیا۔ قادیانی صنعت کاروں نے کپڑوں پر آیات قرآنی اور اللہ ورسول کے نام ڈیزائنوں میں پرنٹ کرکے ملبوسات کے طور پر بازار میں پھیلادیئے۔ چودہ سو سالہ تاریخ اسلام میں آج تک کسی مسلمان کہلانے والی حکومت کی حدود میں "تحفظ ناموس رسالت" کی فکر دامن گیر ہونا مسلمانوں کے لئے بالکل نئی بات ہے۔

اس پس منظر میں تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کو بنیادی مقصد قرار دے کر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کا آج سے چودہ سال قبل اجراء ہوا۔ اور مسلمانوں کی سیاسی ومذہبی باہمی آویزشوں سے صرف نظر کرکے مذکورہ بنیادی مقصد کے حصول کے لئے مسلمانوں کی دینی راہنمائی کا فریضہ ادا کرتے رہنا ہی ہمارا مشن ہے۔ ہفت روزہ ختم نبوت کی مساعی کے کیا مثبت نتائج برآمد ہوئے اس سے قطع نظر دنیا بھر میں جہاں قادیانیت کے ناپاک قدم پہنچے اور وہاں کے مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت کا مسئلہ پیدا ہوا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں کا اصل چہرہ وہاں کھول کر دکھایا۔

گزشتہ دو اڑھائی سال سے حالات نے ایک نیا رخ اختیار کرلیا ہے۔ حکومتی سطح سے ریاستی وسائل کے ذریعہ اسلام کے حقیقی خدوخال مٹاکر لبرل اسلام کا نظریہ پھیلانے کی بھرپور کوششیں ہورہی ہیں۔ دینی مدارس پر ناروا پابندیاں' دینی تعلیم اور علماء کرام کی تضحیک وتذلیل پر مبنی نشریاتی مواد کی حوصلہ افزائی موجودہ حکمرانوں کا وطیرہ قرار پاگیا۔ تمام نشریاتی وسائل سے عریانیت وبے حیائی کا فروغ فرائض منصبی کی حد تک اختیار کرلیا گیا۔ حتی کہ نوجوانوں کی اسکولوں کالجوں میں آزادانہ جنسی تعلیم وتربیت کے لئے اساتذہ کا تقرر اور لٹریچر تقسیم ہونے لگا۔ ڈش انٹینا کا حصول ہر شخص کے لئے نہایت آسان کردیا اور ٹی وی **چینلوں** کی نجی وسرکاری شعبوں میں بھرمار کی جارہی ہے۔ یہ سب اخلاق اقدار کی پھیلانے کا بڑا مقصد یہی نظر آتا ہے کہ ایسی اخلاق باختہ قوم تیار ہوجائے جو ہر باطل نظریہ کو بآسانی اپنانے پر مجبور ہوجائے۔ یہودیوں نے جمہوریت' سوشلزم اور کمیونزم کو پھیلانے کے لئے یورپ اور دیگر دنیا میں یہی راستہ اختیار کیا تھا جس کے نتائج آج کھلی آنکھوں نظر آرہے ہیں۔ اب اسی یہودی قوت نے بنیاد پرستی اور لبرل اسلام کو عالمی فضا میں موضوع بحث بنا رکھا ہے اور اس پر تبصرے اور تجزیاتی رپورٹیں تمام نشریاتی ذرائع سے عام آدمی تک پہنچائی جارہی ہیں۔ پاکستانی سیاست میں یہودی سرمائے سے نئے عناصر متعارف کرائے جارہے ہیں۔ یہ سب آئندہ کے منصوبوں کے لئے فضا تیار کرنے کے راستے ہیں۔ اس کا سب سے نمایاں پہلو قادیانیت پر یہود وہنود اور نصاریٰ مغرب ومشرق کی نوازشات ہیں۔ روسی حکومت نے قادیانیت کے پرچار کے لئے بین الاقوامی سطح پر "احمدی مسلم ٹیلی ویژن" کی نشریات کا اہتمام کیا یورپ کے کئی ممالک نے اس مقصد کے لئے اپنی سرزمین پیش کردی۔ اور اب ۲۴ گھنٹے کے نشریات کا اعلان کیا گیا ہے۔ امریکی سینٹروں نے قادیانیت کے پرچار کے لئے ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔ قادیانیت کے تحفظ کی بنیاد پر پاکستانی حکمرانوں نے پاکستان میں مسلمانوں کے خلاف جنگ کے لئے یورپ وامریکہ کی حکومتوں سے امداد وتعاون کی یقین دہانیاں حاصل کرلیں۔ بین الاقوامی سطح پر بہائیت' امریکی سیاہ نبوت (نیشن آف اسلام) اور قادیانیت کے گٹھ جوڑ کی کوششیں' ان تمام پہلوؤں کو نگاہ میں رکھیں اور غور کریں کہ پوری انسانیت اور خصوصاً" مسلمانوں کا رشتہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین رحمت "اسلام" سے کاٹ ڈالنے کے لئے پوری دنیائے کفر کس حد تک متحد ہوچکی ہے۔ ان حالات میں کیا مسلمان سپر ڈال کر اپنی آئندہ نسلوں کو ابدی محرومی اور ہلاکت کے حوالے کرنے پر راضی ہوجائیں؟ یا باطل کی اس متحدہ یلغار کے سامنے سینہ سپر ہوکر اپنے اور اپنی آئندہ نسلوں کے دین وایمان کے تحفظ کی فکر لے کر اپنے اپنے شعبے میں مصروف عمل ہوجائیں؟

یہی دو سوال ہر خطہ ارض کے مسلمانوں کے لئے مستقبل کا سب سے بڑا چیلنج بن کر ابھر آئے ہیں۔ ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل اپنے اب تک کے سفر میں امت کو درپیش اسی چیلنج کا مقابلہ کررہا ہے ہم مسلمانوں کی آئندہ نسلوں کو ابدی محرومی اور ہلاکت کے حوالے کرنے پر راضی نہیں ہوسکتے اور نہ ان شاء اللہ مسلمانوں کو راضی ہونے دیں گے بلکہ مسلمانوں کو ہر قدم پر مقصد حیات کی طرف رہنمائی اور دین وایمان کے تحفظ کی فکر کا احساس اجاگر کرنے کی سعی مشکور میں ہر دم سینہ سپر رہیں گے۔

ہفت روزہ "ختم نبوت" کا باقاعدہ مطالعہ فتنوں سے دین و ایمان کی حفاظت کا موثر ذریعہ ہے۔
ہفت روزہ "ختم نبوت" کی اشاعت میں معاونت فلاح دارین کی ضامن ہوگی۔ ان شاء اللہ

ختم نبوت

دلائل عقلیہ و نقلیہ کی روشنی میں

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر ؒ نے ۱۹۶۸ء میں ایک طویل دورے پر فجی آئی لینڈ، جزیرہ ٹی اور اکینڈ وغیرہ تشریف لے گئے تھے۔ اس دوران آپ نے عقیدہ ختم نبوت اور اسلام کی حقانیت پر مختلف تقاریر کیں۔ ایک تقریر جو فجی آئی لینڈ کے ریڈیو سے ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو رات ساڑھے آٹھ بجے نشر کی گئی تھی۔ ہم اسے افادہ عام کے لئے شائع کر رہے ہیں۔ ادارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ امابعد

اسلام کی بنیاد کلمہ طیبہ پر ہے' جس کے دو حصے ہیں پہلا حصہ لا الٰہ الا اللہ اور دوسرا حصہ محمد رسول اللہ ہے۔ لا الہ اللہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ ایک ہے وہ اپنی ذات اور صفات میں یگانہ ہے' اس کی ذات یا کسی صفت میں کوئی شریک یا ساجھی نہیں۔ وہ بے مثل اور بے عیب ہے۔ تمام مخلوق اس کی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اس کا کوئی باپ ہے نہ بیوی نہ بیٹا۔ بقا اور فناء' زندگی اور موت اسی کے اختیار میں ہے اس کی ذات و صفات اور اس کی قدرتیں غیر محدود ہیں۔ وہ قادر مطلق اور علیم کل ہے۔ مادہ اور ارواح اور تمام مخلوق کو اسی نے نیست سے ہست کیا' وہ پوری کائنات کا خالق' پروردگار' مالک اور حاکم ہے اس کے سوا کوئی حقیقی کارساز اور حاجت روا نہیں۔ قیامت کو اسی کی بارگاہ عالی میں اپنے دنیوی عقائد و اعمال کا جواب دہ ہونا ہے۔ وہ نیکوں کو جزاء اور بروں کو سزا دے گا۔ اس کے سوا کسی کی عبادت و پوجا نہیں وہ اکیلا معبود ہے۔

اس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا' انسان کی مادی ترقی کے لئے اور اس کی ضروریات زندگی پوری کرنے کے لئے زمین و آسمان کی تمام چیزیں پیدا کیں' اس نے انسانیت کو اس کے روحانی کمال تک پہنچانے اور اسے تہذیب و تمدن' معاشرت اور سیاست' اخلاق و توحید' اور اپنی رضا و عبادت کے طریقے اور قوانین سکھانے کے لئے ابتداء دنیا سے نبوت و رسالت کا سلسلہ شروع کیا۔

خدا تعالیٰ نے جو بندے دوسرے انسانوں کو اس کے احکام پہنچانے کے لئے مقرر کئے انہیں عربی زبان میں نبی اور رسول کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایسے قوانین و علوم عطا فرماتا رہا جن تک انسانوں کی عقل نہ پہنچ سکتی تھی۔

نبی کے معنی ہیں عظیم الشان خبر دینے والا۔ رسول کے معنی ہیں بھیجا ہوا۔ خدا تعالیٰ انہیں' دنیا میں اس لئے بھیجتا رہا کہ وہ دوسرے انسانوں تک اس کے قوانین اور پیغام پہنچائیں وہ اپنے ازلی علم سے جسے اس عظیم الشان عہدہ کے لئے مناسب سمجھتا اسے نبوت و رسالت سے سرفراز فرماتا تھا۔

تمام نبی معصوم ہوئے ہیں' ان سے اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں ہو سکتی وہ راستباز' نیکی کا مجسمہ' اعلیٰ ترین اخلاق و صفات۔ بے مثال علم۔ عمل کے پیکر اور ہر قسم کے گناہوں سے پاک اور مبرا ہوتے ہیں۔ انہیں اپنے اپنے زمانہ کے لحاظ سے تمام انسانوں سے زیادہ الہیات اور روحانیت کا کامل علم دیا جاتا تھا۔ عام انسان حواس خمسہ سے اشیاء کا علم حاصل کرتے ہیں' دنیا میں بہت سے غیر مرئی حقائق ہیں جنہیں انسان نہ دیکھ سکتا ہے نہ ان کی حقیقت سمجھ سکتا ہے' مثلاً" خدا کی ذات و صفات' قضاء و قدر' موت و حیات اخروی' قیامت کی زندگی اور آخرت کی جزا و سزا کی حقیقت۔ قادر مطلق عالم الغیب۔ خلاق دو جہاں۔ خداوند کریم نبیوں کو تمام ضروری قوانین و احکام اور حقائق و معارف کا علم دیتا رہا' انہیں احکام و علوم کو شریعت' کہا جاتا ہے' اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے کبھی کبھی اپنے نبیوں اور رسولوں کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے خارق عادت اور ظاہرا" قانون قدرت کے خلاف ایسے نادر امور و واقعات ظاہر کرتا رہا جو دنیا کے اور لوگ نہیں کر سکتے' تاکہ انسان ان عجیب و غریب

کاموں کو دیکھ کر سمجھ جائیں کہ یہ خدا تعالیٰ کے سچے رسول ہیں' ایسے امور کو معجزہ کہا جاتا ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ دوسرے تمام انسان یہ کام دکھانے سے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نبیوں کو آنے والے زمانے کے خاص خاص واقعات سے آگاہ کرتا رہا۔ اور نبی لوگوں کے سامنے آئندہ وقوع پذیر ہونے والے واقعات بیان کرتے رہے ور وہ واقعات اور پیش گوئیاں سچی ثابت ہوتی رہیں۔

اخلاق' تعلیم' معجزات اور پیش گوئیوں سے سچے نبی اور جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والوں میں تمیز ہو جاتی رہی۔ جھوٹے مدعیان نبوت سے کوئی معجزہ ظاہر نہ ہو سکا۔ نہ ہی ان کی پیش گوئیاں سچی ثابت ہو سکیں نہ ہی وہ اعلیٰ کیریکٹر اور اصلاح خلق کے لئے اعلیٰ علوم و اصول پیش کر سکے بلکہ وہ دنیا میں ذلیل و رسوا ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کی ابتدائی پیدائش کے وقت نبوت و رسالت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کیا تقریباً" ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی و رسول تشریف لائے۔ دنیا کا کوئی ملک اور کوئی قوم نہیں کہ جس میں خداوند کریم نے نبی نہ بھیجے ہوں۔ تمام نبی اپنی اپنی قوم اپنے اپنے ملک اور خاص خاص مدت کے لئے اپنے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق احکام خداوندی لاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے آخر میں سید نا و مولانا شفیع المذنبین خاتم النبیین رحمتہ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو قیامت تک کے تمام انسانوں کے لئے آخری اور کامل شریعت دے کر بھیجا۔ اور آپ کی ذات گرامی پر نبوت ختم کر دی۔ جس چیز کا شروع ہے اس کا آخر بھی ہے' جس طرح قرآن مجید اور حدیث شریف پر شریعت ختم ہو گئی آئندہ کوئی شریعت نہیں ہوگی اسی طرح حضرت نبی کریم ﷺ پر نبوت ختم ہو گئی حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہ ہوگا۔

کلمہ طیبہ کے دوسرے حصے "محمد رسول اللہ" کا مطلب ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ (فداہ ابی و امی) اللہ کے آخری رسول ہیں' جس کی ناقابل تردید دلیل یہ ہے کہ حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اللہ تعالیٰ نے کسی نبی و رسول کو کوئی حکم دینا ہوتا تھا تو صرف "یا" جو عربی زبان میں خطاب کے لئے آتا ہے سے مخاطب کر کے اور نبی کا نام لے کر حکم دیا جاتا تھا۔ مثلاً" قرآن مجید میں ہے یا آدم یا نوح یا ابراھیم۔ یا موسیٰ' یاداؤد۔ یا یحییٰ۔ یا عیسیٰ۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام سے اسی طرح خطاب ہوتا رہا۔ لیکن جب ہمارے نبی کریم ﷺ کو خطاب فرمایا تو سارے قرآن مجید میں حضور کو "یا محمد" کہیں نہیں فرمایا۔ بلکہ حضور کو یا ایہا النبی۔ اور یا ایہا الرسول سے خطاب فرمایا۔ حضرت نبی کریم ﷺ سے پہلے انبیا' حضرت آدم' حضرت نوح' حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰ' حضرت داؤد' حضرت یحییٰ' حضرت عیسیٰ علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول تھے لیکن انھیں قرآن مجید میں یا ایہاالنبی اور یا ایہاالرسول نہیں فرمایا اور اسی لئے نہیں فرمایا کہ ان کے بعد اور نبی و رسول پیدا ہونے والے تھے۔ جس ذات اقدس کے بعد کوئی نبی اور رسول پیدا نہیں ہونا تھا انہیں یاایہاالنبی اور یاایہاالرسول کے خطاب سے نوازا گیا۔ پس ثابت ہوا کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اسی طرح حضرت سید نا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد اور کوئی نبی و رسول نہیں۔ اللہ تعالیٰ الوہیت میں واحد ہے اور سرور کائنات ﷺ نبوت و درجات میں واحد ہیں۔

[illegible] ختم نبوت قرآن مجید اور احادیث [illegible] میں سینکڑوں مقامات پر بیان کیا گیا ہے وقت کے پیش نظر چند آیات و احادیث بیان کئے جاتے ہیں۔

۱ ... یاایہا النبی انا ارسلناک شاھدا" و مبشرا" ونذیرا" وداعیا" الی اللہ باذنہ وسراجا" منیرا" (پ ۲۲ احزاب آیت ۴۶)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو سراجا" منیرا یعنی روشنی دینے والا سورج فرمایا ہے۔ ان الفاظ مبارک سے مندرجہ ذیل حقائق ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔۔۔ جس طرح مادی سورج' اپنے مقررہ راستے سے ادھر ادھر نہیں ہوتا۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے راستہ سے ذرہ بھر ادھر ادھر نہیں ہوئے۔

۲۔۔۔ جس طرح قیامت تک سورج سے روشنی جدا نہیں ہوئی اسی طرح حضور ﷺ کے قلب مبارک سے نور فطرت اور نور عرفان کبھی جدا نہیں ہوا۔

۳۔۔۔ جس طرح ہر چیز اپنے خواص کے مطابق سورج سے فیض حاصل کرتی اور متاثر ہوتی ہے' سورج کے سامنے مٹی کا گولہ سخت ہوتا ہے اور موم کا گولہ نرم' شیشے سے سورج کی روشنی گذر جاتی ہے لیکن پتھر میں اثر انداز نہیں ہوتی۔ اسی طرح اپنی اپنی فطرت کے مطابق حضرت صدیق اکبر' حضرت فاروق اعظم' حضرت عثمان' حضرت علی اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم نے حضور خاتم الانبیاء ﷺ سے فیض نبوت حاصل کیا۔ لیکن ابو لہب' ابو جہل اور مسیلمہ کذاب وغیرہ حضور ﷺ کے فیض سے محروم رہے۔

۴۔ اگر سورج نہ ہوتا تو نہ بارش ہوتی نہ درخت نہ کسی قسم کی سبزیاں ہوتیں۔ نہ حیوانات ہوتے نہ انسان۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حدیث قدسی کا مضمون [illegible]

لما خلقت الجنۃ لولاک لما خلقت النار'

اے میرے بچے اور محبوب رسول محمد مصطفیٰ ﷺ اگر میں آپ کو پیدا نہ کرتا تو نہ زمین و آسمان ہوتے اور نہ اور کوئی مخلوق ہوتی نہ جنت و جہنم پیدا ہوتے۔

۵--- مادی سورج اور حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت کے سورج میں کھلا ہوا فرق ہے' مادی سورج دنیا کے ہر حصے سے غروب ہو جاتا ہے اور اسے گرہن لگتا ہے' لیکن حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی نبوت کا سورج قیامت تک نہ غروب ہوگا اور نہ ہی اسے گرہن لگے گا۔

۶--- جس طرح سورج کے طلوع ہونے سے چاند اور ستاروں کی روشنی ماند پڑجاتی ہے اسی طرح حضور ﷺ کی کامل شریعت نے سابقہ شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔

۷--- رات کے وقت دنیا میں بے شمار روشنیوں کی ضرورت ہوتی ہے ہر گھر ہر کمرہ ہر برآمدہ ہر گیلری وغیرہ کے لئے علیحدہ علیحدہ روشنی ہوتی ہے لیکن جب سورج طلوع ہو جائے تو اور کسی کی ضرورت نہیں رہتی۔

اسی طرح دنیا میں صداقت کی روشنی پھیلانے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے' مگر جب حضور خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کا سورج طلوع ہوا تو دنیا کو اور کسی نبی کی ضرورت نہیں رہی۔

۸--- ہماری دنیا کی تمام چیزیں سورج سے روشنی حاصل کرتی ہیں جس طرح سورج سے روشنی حاصل کر کے کوئی سمندر۔ کوئی پہاڑ کوئی مکان' کوئی حیوان' کوئی انسان سورج نہیں بن گیا اسی طرح حضرت نبی کریم سے فیض حاصل کر کے کوئی انسان نبی نہیں ہو سکتا۔

۹--- جس طرح چاند تارے اور زمین سورج سے روشنی حاصل کر کے روشن ہوتے ہیں اسی طرح حضور سرور کائنات ﷺ کے عطا کئے ہوئے قرآن و حدیث کے نور سے قلوب انسانی روشن ہوتے ہیں۔

۱۰ ہندوستان' پاکستان' افغانستان' ایران' ترکی' یونان' اٹلی'' جرمنی' فرانس' برطانیہ' عراق' عرب' مصر' روس' امریکہ۔ افریقہ' فجی' جاپان' جاوا' سماٹرا مشرق' مغرب' شمال' جنوب غرضیکہ تمام دنیا کے لئے ایک سورج ہے' جس طرح ہماری دنیا کے لئے ایک سورج کے سوا دوسرا سورج نہیں اسی طرح حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں۔

آیت نمبر ۲ ماکان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شئی علیما

(پ ۲۲ سورہ الاحزاب)

ترجمہ:۔ حضرت محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ختم کرنے والے تمام نبیوں کے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ زبان عرب میں خاتِم یا خاتَم کا لفظ جب کسی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہو تو اس کے معنی آخر اور ختم کرنے والا ہی ہوتے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی معنی نہیں ہوتے۔ جیسا کہ عربی زبان کی سب سے بڑی ضخیم اور سب سے مستند لغت کی کتاب لسان العرب میں لکھا ہے خِتَامُ الْقَوْمِ وَخَاتِمُهُمْ وَخَاتَمُهُمْ خِتَامُ الْقَوْمِ خَاتِمُ الْقَوْمِ (ت کے زیر سے) اور خَاتَمُ الْقَوْمِ (ت کے زبر سے) سب کے معنی آخِرُهُمْ قوم کا آخری فرد ہے۔

لغت کی مشہور کتاب تاج العروس میں ہے کہ ومن اسمائہ علیہ السلام الخَاتِمُ الخَاتَمُ وھو الذی ختم النبوۃ بمجیئہ اور حضور نبی کریم ﷺ کے ناموں میں سے خاتم و خاتم ہے اور وہ ذات اقدس ہے کہ جس نے آکر نبوت ختم کر دی۔ خاتم کا مادہ ختم ہے۔ ختم کے لغوی معنی کسی چیز کو اس طرح بند کرنے کے ہیں کہ نہ اس کے اندر کی چیز باہر نکل سکے اور نہ باہر کی چیز اس کے اندر جا سکے اس کے دوسرے معنی کسی چیز کو بند کر کے اس پر مہر کرنے کے ہیں۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ اس کے اندر سے نہ کوئی چیز باہر نکلی ہے نہ کوئی باہر کی چیز اس کے اندر گئی ہے۔

حضور خاتم الانبیاء ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین' محدثین' مفسرین' اور تیرہ سو سال کے کل اکابرین امت نے خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کے ہیں کہ جن کے بعد اور کوئی نبی پیدا نہ ہو۔

آیت خاتم النبیین میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ تمہارے بالغ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں' باپ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جسمانی دوسرے روحانی۔ ابوت کی نفی کا شبہ ہو سکتا تھا اس لئے حرف لکن سے اس شبہ کو دور فرما کر ''رسول اللہ'' فرمایا۔ یعنی حضور نبی کریم ﷺ تمہارے روحانی باپ ہیں کیونکہ ہر نبی اپنی اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا رہا ہے پس رسول اللہ فرما کر حضور ﷺ کی ابوت روحانی کو قائم فرمایا جیسا کہ ایک قرات ہے۔ وازواجہ امھاتھم وھو اب لھم (مفردات امام راغب) کہ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات مومنین کی روحانی مائیں ہیں اور حضور ﷺ انکے روحانی باپ ہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جیسے ہمارا جسمانی باپ ایک ہی ہے اس کے بغیر اور کوئی جسمانی باپ نہیں ایسے امت محمدیہ کے روحانی باپ سرور کائنات ﷺ ہی ہیں حضور ﷺ کے بعد اور کوئی روحانی باپ (نبی) نہیں۔

ایک اور شبہ ہو سکتا تھا کہ جس طرح حضرت نبی کریم ﷺ سے پہلے ہر نبی کے بعد دوسرا نبی مبعوث ہوتا رہا تو پہلے نبی کی ابوت روحانی ختم ہو جاتی

[illegible] حضور ﷺ سے بعد [illegible] ہوگا۔ کہ اس کے بعد کوئی اور نبی پیدا ہوجائے اور حضور ﷺ کی بجائے وہ امت کا روحانی باپ ہوجائے اور حضور کی ابوت روحانی ختم ہوجائے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب ایسا نہیں ہوگا کیونکہ حضور خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں' اب آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اس لئے آپ کی ابوت روحانی قیامت تک رہے گی یہ ہرگز نہ ہوگا کہ آپ کے بعد اور کوئی نبی پیدا ہو اور امت محمدیہ حضور ﷺ کی ابوت روحانی سے منتقل ہو کر جدید نبی کی ابوت روحانی میں داخل ہوجائے۔

جب یہ فرمایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کسی بالغ مرد کے جسمانی باپ نہیں تو وہم ہو سکتا تھا کہ جو قدرتی محبت و شفقت باپ کو صلبی بیٹے سے ہوتی ہے شاید حضور ﷺ کو ویسی شفقت و عنایت کسی سے نہیں ہو سکتی۔ اس وہم کو بھی دور فرمایا کہ روحانی باپ کی حیثیت سے' جسمانی باپ سے بڑھ کر حضور ﷺ کو اپنی امت سے محبت و شفقت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضور سرور کائنات ﷺ امت کے روحانی باپ ہیں تو اس سے استدلال ہو سکتا تھا کہ بیٹا باپ کا وارث ہوتا ہے اس لئے نبوت بطور وارث امت محمدیہ کو ملے گی اس استدلال کو غلط ثابت کرنے کے لئے فرمایا وخاتم النبیین کہ آپ کی امت آپ کی روحانی اولاد ہے مگر نبوت کی وارث نہ ہوگی کیونکہ نبوت آپ پر ختم کردی گئی ہے' وکان اللہ بکل شئی علیما" اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے علم محیط کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ پس وہ جانتا ہے کہ کسی مقدس ہستی کو یہ شرف عطا فرمائے کہ اس پر نبوت و رسالت ختم کردی جائے۔

آیت نمبر۳۔ قرآن مجید قیامت تک تمام نسل انسانی کے لئے آخری شریعت اور آخری قانون ہے۔ ہدایت ہے نور ہے۔ امام مبین ہے۔ اس کتاب حکیم نے خدائے واحد و قدوس کی ہستی و صفات باری تعالیٰ وجود ملائکہ 'نبوت و رسالت قضاء وقدر' قیامت و معاد' اور ختم نبوت و رسالت کے ہر گوشے کو نمایاں کر کے ایمانیات کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ نہیں چھوڑا جو کہ تکمیل کا محتاج ہو' قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ سید الاولین والآخرین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین حضرت نبی کریم ﷺ کے ارشادات گرامی نے ایمانیات کی تفصیل اعمال' اخلاق' عبادات' تہذیب' تمدن' معاشرت' روحانیت سیاست' غرضیکہ تمام ضروریات شرعیہ کو کامل و مکمل کردیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

ترجمہ۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو پسندیدہ دین قرار دے دیا۔ دین کامل ہوگیا نعمت نبوت انتہا تک پہنچ کر پوری ہوگئی۔ حضرت نبی کریم ﷺ کی عطا کی ہوئی کامل شریعت اور آپ کی نبوت قیامت تک ہمارے اندر موجود ہیں اس لئے دنیا کو کسی نبی کی ضرورت نہ رہی۔

ختم نبوت کی احادیث

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اجماعی عقیدہ ہے کہ جس طرح قرآن مجید حجت ہے۔ اسی طرح حضرت نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ بھی حجت شرعی ہیں۔ قرآن حکیم کے کسی لفظ کا صحیح معنی اور مفہوم اور کسی آیت کی صحیح ترین تفسیر وہ ہے جو سرور کائنات ﷺ سے ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو سب سے زیادہ فہم قرآن عطا فرمایا تھا۔ جس میں کسی قسم کی غلطی کا امکان نہیں۔۔ اس لئے حضور ﷺ کی بیان فرمائی ہوئی تفسیر ہر دوسرے شخص کی تفسیر پر مقدم ہے اس اصول کے پیش نظر ہم ختم نبوت کے متعلق حضرت نبی کریم کی فرمائی ہوئی سینکڑوں حدیثوں میں سے چند حدیثیں پیش کرتے ہیں۔

حدیث نمبر ا قال رسول اللہ ﷺ کنت اول النبیین فی الخلق و آخرهم فی البعث۔

(کنز العمال جلد ۱۱ ص ۴۵۰ الدر المنثور جلد ۵ ص ۱۸۴' ابن کثیر جلد ۸ ص ۸۹)

ترجمہ۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں پیدائش میں سب سے پہلے ہوں اور دنیا میں مبعوث ہونے میں سب سے آخر ہوں۔

حدیث نمبر۲۔ قال رسول اللہ ﷺ یا ابا ذر اول الانبیاء آدم و آخرهم محمد۔

(کنز العمال ج ۱۶ ص ۱۳۰)

ترجمہ۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے ابوذر سب سے پہلے نبی (حضرت) آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری نبی محمد (ﷺ) ہیں۔۔

حدیث نمبر۳۔ قال رسول اللہ ﷺ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ هذا حدیث صحیح'

(مشکوٰۃ کتاب الفتن' الدر المنثور ج ۵ ص ۲۰۵' مسند احمد ج ۵ ص ۲۷۸)

ترجمہ۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ یقیناً" میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی

نہیں۔

حدیث نمبر۴۔ قال النبی ﷺ لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب
(مشکوٰۃ باب مناقب عمرؓ)

ترجمہ۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتا۔

حدیث نمبر۵۔ قال رسول اللہ ﷺ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی
(ترمذی شریف)

حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہے پس میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہ ہوگا۔

حدیث نمبر۶۔ قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل بین الماء والطین"
(مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین)

ترجمہ۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت آخری نبی لکھا ہوا تھا جب کہ آدم علیہ السلام گندھی ہوئی مٹی کی حالت میں تھے"۔

حدیث نمبر۷۔ قال رسول اللہ ﷺ مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ ختم بی البنیان وختم بی الرسل وفی روایۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین
(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

ترجمہ۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ۔

میری مثال اور انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی سی ہے کہ جس کی عمارت نہایت خوب صورت بنائی گئی ہو مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو، لوگ اس محل کے گرد گھومتے ہیں اور اس کی خوب صورتی پر تعجب کرتے ہیں اور حیران ہیں کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی۔ سو میں وہ اینٹ ہوں جس نے اس خالی جگہ کو پر کر دیا۔ پورا ہو گیا ہے میری ذات کے ساتھ نبوت کا محل۔ اور اسی طرح ختم ہو گیا میری ذات پر رسولوں کا سلسلہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نبوت کے محل کی آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں۔

حضرت نبی کریم ﷺ کی بیان فرمائی ہوئی محل کی مثال سے "خاتم النبیین" کی تفسیر واضح ہے، بیان کردہ عظیم الشان اور خوب صورت عمارت محل نبوت ہے، اس کی ایک ایک اینٹ ایک ایک نبی کا وجود ہے، حضرت نبی کریم ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری سے پہلے نبوت کا محل بن چکا تھا۔ صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی تھی۔ اس محل کی آخری اینٹ حضور ﷺ کا وجود گرامی ہے، حضور ﷺ نے نبوت کے محل کو مکمل فرمادیا اب اس میں کسی نئی اینٹ کی کوئی جگہ نہیں۔ تو حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

اس واضح تمثیل سے ثابت ہوا کہ "خاتم النبیین" کے معنی آخری نبی ہی ہیں۔ پس سید الاولین شفیع المذنبین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آخری نبی ہیں۔

بقیہ دو صحابہ کی کرامت

زمانے کا آنکھوں دیکھا حال ہے اس کو زیادہ عرصہ بھی نہیں گذرا ۱۹۳۲ء میں اس کرامت کا ظہور ہوا۔ اس کو ہر مذہب وملت اور کئی ممالک کے اشخاص نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس کی دنیا کے اخباروں میں جلی عنوانات سے تشہیر کی گئی اور اس کے ہر جگہ چرچے رہے ہیں۔ یہ مزارات گمنام افراد کے بھی نہ تھے۔ یہ نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ ﷺ کے دو مشہور و معروف صحابہؓ کے مزار تھے جن کو پہلے بھی لوگ جانتے تھے۔

ہر شخص ٹھنڈے دل سے غور کرے۔ کیا علم عقل تجربہ قیاس اور سائنس کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟ کوئی صاحب عقل و ہوش جس کے دل میں ذرا سا بھی شائبہ حق و انصاف ہے اس سے انکار کر سکتا ہے؟ یقیناً" جس کے دل میں جستجو حق کی تڑپ اور تلاش حقیقت کا جذبہ ہو گا وہ اقرار کرے گا کہ اللہ کا دین اسلام سچا ہے۔

بقیہ اخبار ختم نبوت

کی میٹنگ اور "قومی ختم نبوت کنونشن" منعقد ہوگا۔ جس میں آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے دوبارہ منظم کرنے اور تحریک چلانے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ پریس کانفرنس سے قبل جامع مسجد وہاب میں ختم نبوت اور موسیٰ والا میں تربیتی نشست منعقد ہوگی۔

فتنہ قادیانیت کا خاتمہ قریب ہے

کراچی (پ ر) فتنہ قادیانیت کا خاتمہ قریب ہے یہ بات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے کراچی کے دس دن کے دورہ پر مختلف مساجد اور کارکنوں کے اجلاسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہی کہ ہر فتنہ کے چار دور ہوتے ہیں ابتداء، عروج و زوال اور اختتام۔ فتنہ قادیانیت دو دور سے گزر چکی ہے ابتداء عروج اور اب تیسرے دور سے گزر رہی ہے

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام

چند شبہات کا جواب

تنقیح دوم کیا آنحضرت ﷺ نے قرآن کے علاوہ کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی؟

آنجناب کا یہ کہنا کہ "آنحضرت ﷺ نے قرآن کریم کے علاوہ کبھی کوئی دینی بات ارشاد ہی نہیں فرمائی"۔ عجیب و غریب دعویٰ ہے' کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ:

○ آنحضرت ﷺ نے نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ وغیرہ قرآنی احکام کی اپنے قول و عمل سے تشریح و تکمیل فرمائی۔

○ اور یہ بات بھی سب کو معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دور مسعود سے لے کر نماز' روزہ' اور حج و زکوٰۃ کی یہ تفصیلات تواتر کے ساتھ محفوظ چلی آئی ہیں' اور تمام مسلمان نسلاً" بعد نسل ان کو مانتے چلے آئے ہیں' مسلمان تو مسلمان کافر تک جانتے ہیں کہ نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ مسلمانوں کے دین کا جزو ہیں۔

یہ ساری چیزیں قرآن کریم میں صراحتاً" مذکور نہیں' بلکہ امت اسلامیہ نے ان چیزوں کو آنحضرت ﷺ کے قول و عمل سے سیکھا ہے' اگر یہ ساری چیزیں آپ کے نزدیک قرآن ہی میں داخل ہیں' بایں معنی کہ یہ قرآن کریم ہی کے احکام کی شرح و تفسیر ہے تو جزاک اللہ' مرحبا' کہ آپ نے بھی سنت نبوی ﷺ کے اس ذخیرہ کو قرآن کریم کی شرح و تفسیر قرار دے کر اپنے امتی ہونے کا حق ادا کردیا' کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم کلام الٰہی ہے۔ اور..... جیسا کہ پہلے عرض کرچکا ہوں..... آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ' آپ ﷺ کے اقوال و افعال اور اعمال و احوال' آپ ﷺ کی سیرت مطہرہ اور سنت مبارکہ قرآن کریم کی نہایت مستند شرح ہے' اور ایسی شرح جو آنحضرت ﷺ کے قلب مبارک پر بالقائے رحمانی و الہام ربانی نازل ہوئی' یہ قرآن کریم کی ایسی حکیمانہ شرح ہے کہ کوئی امتی تو کجا! آنحضرت ﷺ کے سوا دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ نہ کوئی ایسا بلند مرتبہ شارح عالم امکان میں تھا جس کا قلب حکمت ربانیہ' معرفت الٰہیہ' خشیت خداوندی' علوم نبوت اور نور ازلی سے اس طرح لبریز ہو اور نہ کلام حکیم کی شرح و تفسیر حکیم انسانیت ﷺ کی سنت طیبہ سے بہتر عالم وجود میں آسکتی تھی۔ اسی بنا پر فرمایا..... اور واللہ العظیم کہ بالکل برحق فرمایا..... کہ:

لو کان موسٰی حیاً ما وسعہ الا اتباعی۔ (مشکوٰۃ' ص۳۰)

ترجمہ: "اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا"۔

الغرض قرآن حکیم متن متین ہے اور سنت نبوی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) اس کی شرح و تفسیر ہے' جو آنحضرت ﷺ کے قلب مبارک پر من جانب اللہ القا ہوتی تھی۔ لہٰذا نہ اس متن متین کو اس شرح تفسیر سے جدا کیا جاسکتا ہے اور نہ یہ شرح اس متن کے بغیر وجود میں آسکتی تھی۔ اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ آنحضرت ﷺ کا کوئی قول و عمل قرآن کریم سے باہر نہیں تھا' اور قرآن کریم میں جو کچھ ہے وہ بعینہ سنت نبویہ ﷺ کے آئینہ میں منعکس ہے' دونوں کے درمیان اگر فرق ہے تو بس متن اور شرح کا' وہ اجمال ہے اور یہ اس کی شرح و تفصیل ہے' واللہ الموفق۔

۲۔ اور اگر یہ آنجناب کا خیال ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ۲۳ سالہ دور نبوت میں صرف قرآن کریم پڑھ کر سنایا' اس کے احکام و فرامین کی تفصیل نہیں فرمائی' اس لئے سنت کے نام سے امت کے ہاتھ میں جو کچھ ہے وہ بعد کا ساختہ و پرداختہ ہے' اور قرآن کریم کے محاذی اور متقابل ہے' لہٰذا "قرآن کا اسلام" اور ہے اور سنت کا اسلام اور ہے..... العیاذ باللہ..... تو یہ سراسر غلط فہمی ہوگی' اور مجھے توقع نہیں کہ آنجناب جیسا فہیم شخص بھی اتنی بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہوسکتا ہے۔

۳۔ کیونکہ اگر بالفرض آنحضرت ﷺ کی سنت طیبہ کو درمیان میں سے ہٹادیا جائے اور آنحضرت ﷺ نے اپنے نور نبوت' اپنی فہم

و فراست اور حق تعالیٰ شانہ نے القاء و الہام کے ذریعہ شریعت اسلام کی جو تشکیل فرمائی' اس کو

ع "ایں دفتر بے معنی غرق مئے ناب اولیٰ"

کا مصداق قرار دے کر اس سے دستبرداری اختیار کرلی جائے تو ہمیں پورے دین اسلام کی از سر نو تشکیل کرنا ہوگی' مثلاً "اقامت الصلوٰۃ" کے فریضہ کو لیجئے' جس کا بار بار قرآن کریم نے اعلان کیا ہے' ہمیں پوری نماز کا نقشہ قرآن کریم کے حوالے سے (نہ کہ محض اپنی عقل سے) مرتب کرنا ہوگا۔ اور یہ جتانا ہوگا کہ:

○ نماز کے فلاں فلاں اوقات ہیں' اور ہر وقت کی ابتداء و انتہاء یہ ہے۔

○ ہر نماز کی فرض رکعات اتنی ہیں اور زائد از فرض نوافل اتنے ہیں۔

نماز کے اندر شرائط و ارکان یہ ہیں' فرائض و واجبات یہ ہیں۔

فلاں فلاں کاموں سے نماز فاسد ہوجاتی ہے' فلاں فلاں افعال سے مکروہ ہوجاتی ہے۔

○ فلاں فلاں کام نماز میں جائز ہیں' فلاں فلاں ناجائز ہیں۔

○ فلاں اشخاص پر نماز فرض ہے' فلاں فلاں پر نہیں۔

○ نماز کا پورا طریقہ اول سے آخر تک یہ ہے' اس طرح قیام کیا جائے' اس طرح رکوع و سجود بجالایا جائے' اس طرح نماز کو شروع کیا جائے' اس طرح ختم کیا جائے۔

الغرض صرف ایک حکم "اقامت الصلوٰۃ" کی تفصیل و تشکیل کے لئے پوری کتاب الصلوٰۃ از سر نو مرتب کرنا ہوگی' اور ہر مسئلہ میں صرف قرآن کا حوالہ دینا لازم ہوگا' اور حوالہ بھی بالکل صحیح اور صاف' جس کے مفہوم میں اختلاف کی گنجائش نہ ہو' اور نہ اسے چیلنج کیا جاسکے۔

اسی طرح کتاب الطہارۃ سے کتاب الفرائض تک تمام ابواب فقہ کی از سر نو تشکیل کرنا ہوگی' اور ہر بحث کے ہر مسئلہ میں قرآن کریم کی صاف اور صریح آیات کا حوالہ دینا ہوگا۔ پھر اخلاق و عقائد' معاملات و معاشرت اور آداب زندگی کی یہ تمام و کمال تفصیل مرتب کرنا ہوگی' جس میں ایک ایک عقیدہ' ایک ایک اخلاق' ایک ایک معاملہ اور ایک ایک شرعی ادب کو قرآن کریم کی صریح آیات بینات کے حوالے سے قلم بند کرنا ہوگا' اور جب یہ کام بحسن و خوبی پایہ تکمیل کو پہنچادیا جائے تب کسی کو یہ کہنے کا حق ہوگا کہ یہ تو "قرآن کا اسلام" ہے' اور مسلمانوں کے ہاتھ میں جو دین ہے وہ "قرآن کا اسلام" نہیں "روایات کا اسلام" ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا کوئی شخص یہ کارنامہ انجام دے سکتا ہے؟ کلا' ثم کلا۔ یہ شریعت جو آنحضرت ﷺ کے قول و فعل سے وجود میں آئی' قرآن کریم اور نبوت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات) کا اعجاز ہے اور دعوے سے کہا جاسکتا ہے کہ اگر کسی شخص کو عمر نوح بھی عطا کردی جائے تب بھی ناممکن ہے کہ وہ اس کام کو کرسکے' خواہ اپنے ساتھ دنیا بھر کے لوگوں کو ملالے' امام المتقین سید المرسلین سرور کون و مکان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ہدایت ربانی کے مطابق اپنے قول و فعل سے قرآن کریم کی جو تشریح فرمائی اور اسلامی شریعت کی جو تشکیل فرمائی واللہ والعظیم اس کی نظیر لانا حیطہ امکان سے خارج ہے۔ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا

خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا..... اور بخدا کہ صحیح فرمایا:

(لقد ترکتکم علی البیضاء لیلھا کنھار' لایزیغ عنھا بعدی الا ھالک) (کنزالعمال حدیث نمبر ۱۰۶۲)

ترجمہ: "میں نے تمہیں روشن شریعت پر چھوڑا ہے' جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے' میرے بعد اس سے انحراف نہیں کرے گا مگر ہلاک ہونے والا"۔

الغرض اگر کسی شخص کو آنحضرت ﷺ کے پیش کردہ "قرآنی اسلام" پر اعتماد نہیں' یا کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ امت نے نماز' روزہ' زکوٰۃ اور حج وغیرہ کی تفصیلات کو از خود گھڑ کر رسول اللہ ﷺ سے منسوب کردیا ہے اس لئے وہ دین اسلام کی ان تمام تفصیلات کو' جو امت کے عملی تواتر سے ہم تک پہنچی ہیں یا جو احادیث صحیحہ و مقبولہ سے ثابت ہیں' "روایات کا اسلام" سمجھتا ہے اسے لازم ہے کہ صحیح "قرآنی اسلام" کا نقشہ پیش کرے' جس میں نہ کسی اختلاف کی گنجائش ہو' نہ کسی کے انگلی رکھنے کی' جب تک "قرآنی اسلام" کی تشکیل کا یہ کارنامہ انجام نہیں دے لیا جاتا..... اور ناممکن ہے کہ کوئی شخص ایسا کرسکے..... تب تک محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے اور خیر امت کے طبقہ در طبقہ تواتر کے ساتھ نقل کئے ہوئے دین کو "روایات کا اسلام" کہہ کر مسترد کردینا کسی عقلمند کا کام نہیں ہوسکتا۔

٭ آنجناب اس نکتہ پر بھی غور فرمائیں کہ قرآن کریم نے سات جگہ کتاب کے ساتھ حکمت کا ذکر فرمایا ہے:

(ویعلمھم الکتاب والحکمۃ (البقرہ ۱۲۹)

"اور وہ نبی ﷺ سکھائے ان کو کتاب و حکمت"۔

(ویعلمکم الکتاب والحکمۃ (البقرہ ۱۵۱)

اور آپ تم کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

(ویعلمھم الکتاب والحکمۃ

(الجمعہ:۲) "اور آپ ﷺ ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں"

(۵) واذکروا نعمۃ اللہ علیکم وما انزل علیکم من الکتاب والحکمۃ یعظکم بہ واتقوا اللہ واعلموا ان اللہ بکل شئی علیم (البقرہ:۲۳۱)

ترجمہ: "اور حق تعالیٰ کی جو تم پر نعمتیں ہیں ان کو یاد کرو اور (خصوصاً) اس کتاب اور (مضامین) حکمت کو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر اس حیثیت سے نازل ہوئی ہیں کہ تم کو ان کے ذریعے سے نصیحت فرماتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں"۔

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

(۶) وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما (النساء:۱۱۳)

ترجمہ: "اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور علم کی باتیں نازل فرمائیں اور آپ کو وہ باتیں بتلائی ہیں جو آپ نہ جانتے تھے' اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے"۔

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

(۷) واذکرن مایتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمۃ (الاحزاب:۳۴)

ترجمہ: "اور تم ان آیات الٰہیہ کو اور اس علم (احکام) کو یاد رکھو جس کا تمہارے گھروں میں چرچا رہتا ہے"۔

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

پہلی چار آیات شریفہ میں فرمایا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ اہل ایمان کو کتاب و حکمت کی تعلیم فرماتے ہیں' پانچویں آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اپنا انعام یاد دلایا ہے کہ اللہ نے ان پر (آنحضرت ﷺ) کے ذریعہ کتاب و حکمت نازل فرمائی ہے۔

چھٹی آیت شریفہ میں آنحضرت ﷺ کے شرف و فضیلت اور علوئے مرتبت کا تذکرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب و حکمت نازل فرمائی' اور آپ ﷺ کو وہ علوم سکھائے جو آپ ﷺ کو پہلے سے معلوم نہیں تھے۔ اور حق تعالیٰ شانہ کا فضل عظیم آپ ﷺ کے شامل حال تھا۔

ساتویں آیت شریفہ میں امہات المومنین رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ ان کے گھروں میں جو آیات اللہ اور حکمت تلاوت کی جاتی ہیں اس کا تذکرہ کیا کریں۔

ان آیات شریفہ پر نظر فہم و انصاف ڈال کر غور فرمایئے کہ "الکتاب" تو قرآن مجید ہوا' یہ "الکتاب" کے ساتھ ساتھ جو "الحکمۃ" کا تذکرہ بار بار چلا آرہا ہے' یہ کیا چیز ہے؟

اکابر امت نے اس "حکمت" کو مختلف تعبیرات میں بیان فرمایا ہے' مفہوم سب کا متقارب ہے' اس کا جامع ترین مفہوم امام شافعیؒ اور دیگر اکابر نے صرف ایک لفظ سے بیان فرمایا ہے' یعنی "السنۃ"۔

ہمارے لئے جو چیز لائق توجہ ہے وہ یہ ہے کہ جب قرآن کریم یہ اعلان کرتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر الکتاب کے ساتھ "الحکمۃ" بھی نازل کی گئی اور یہ حکمت آنحضرت ﷺ کے قول و فعل ہی سے معلوم کی جاتی تھی' آنحضرت ﷺ امت کو اس کی تعلیم فرماتے تھے' اور امت کو کتاب و حکمت دونوں کے یاد اور محفوظ رکھنے کا حکم فرمایا گیا۔ تو اس سے بدیہی طور پر ہر شخص یہ سمجھے گا کہ قرآن کریم کے ساتھ یہ "الحکمۃ" بھی دین کا ایک اہم ترین حصہ ہے' جس کو آنحضرت ﷺ پر نازل کیا گیا۔ اور جس کی تعلیم پر آنحضرت ﷺ کو مامور فرمایا گیا۔ اور یہ بات بھی ہر آدمی سمجھتا ہے کہ جب صحابہ کرامؓ بھی تعلیم کتاب و حکمت میں آنحضرت ﷺ کے محتاج تھے تو بعد کی امت ان سے زیادہ محتاج ہوگی' اور اس بات کو سمجھنے کے لئے بھی کسی دقیق علم و فہم کی ضرورت نہیں کہ امت دین فہمی کے لئے جس چیز کی محتاج ہے اس کا باقی اور محفوظ رہنا لازم بھی ہے' اگر وہ محفوظ ہی نہ رہے تو امت اس سے کیسے مستفید ہوگی' معلوم ہوا کہ کتاب و حکمت دونوں اسلام کا منبع ہیں' دونوں امت کے لئے ضروری ہیں اور دونوں کی حفاظت حق تعالیٰ شانہ کی جانب سے ہوئی ہے تاکہ دین اسلام رہتی دنیا تک ہر شخص پر حجت رہے۔

جب صاحب قرآن الصادق المصدوق ﷺ کا ارشاد لوگوں کے سامنے آتا ہے:

الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ (مشکوٰۃ ص۲۹)

ترجمہ: "سنو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اسی کی مثل کے ساتھ"۔

تو بعض لوگ اس ارشاد نبوی ﷺ کا مذاق کتے ہیں اور مزے لے لے کر اس پر پھبتیاں کستے ہیں' لیکن انصاف کیجئے کہ کیا اس حدیث شریف میں وہی بات نہیں کہی گئی جس کا اعلان خود قرآن کر رہا ہے؟ کیا ان کو بھی ان آیات شریفہ کی تلاوت کی بھی توفیق نہیں ہوئی:

وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ

وما انزل علیکم من الکتاب والحکمۃ

وادکرن مایتلی فی بیوتکن من آیات اللّٰہ والحکمۃ

یہی حکمت جس کے بارے میں قرآن نے اعلان فرمایا کہ وہ آنحضرت ﷺ پر قرآن کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔

یہی حکمت جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو آگاہ فرمارہے ہیں کہ ان پر کتاب کے ساتھ حکمت نازل کی گئی ہے۔

یہی حکمت جس کے مذاکرہ کا مسلمانوں کی ماؤں (امہات المومنینؓ) کو حکم دیا گیا۔

اگر اسی حکمت کو آنحضرت ﷺ اپنے بلیغ پیغمبرانہ الفاظ میں یوں تعبیر فرماتے ہیں:

" الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ"

تو انصاف فرمایئے کہ کیا آنحضرت ﷺ نے ٹھیک وہی بات نہیں دہرائی جس کا بار بار اعلان قرآن کریم نے "الکتاب والحکمۃ" کے الفاظ میں فرمایا ہے؟

اس صورت میں اس حدیث کا مذاق اڑانا خود قرآن کا مذاق اڑانا نہیں تو اور کیا ہے؟

یہ تو ایک ضمنی بات تھی' میں یہ بات عرض کررہا ہوں وہ یہ ہے کہ جب قرآن کریم کے اعلان کے مطابق آنحضرت ﷺ کو دو چیزیں دی گئیں' ایک قرآن اور دوسری حکمت۔ اور آنحضرت ﷺ کو دونوں کی تعلیم پر مامور بھی کیا گیا تو آنجناب کا یہ کہنا کہ آنحضرت ﷺ نے قرآن کے علاوہ مسلمانوں کو کسی چیز کی تعلیم نہیں دی' نہ قرآن کے علاوہ کوئی دینی بات اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی' کیا یہ دعویٰ خود قرآن کی زبان سے غلط اور باطل نہیں ہو جاتا؟

۵۔ یہاں یہ ذکر کردینا بھی از بس ضروری ہے کہ' یہ حکمت نبوی ﷺ جس کو سنت سے تعبیر کرتے ہیں' اور جس کے قرآن کے ساتھ آنحضرت ﷺ پر نازل کئے جانے کا قرآن اعلان کررہا ہے یہ صرف آنحضرت ﷺ کی خصوصیت نہیں' بلکہ قرآن ہی یہ بھی ثابت کررہا ہے کہ ہر نبی کو کتاب کے ساتھ حکمت بھی عطا کی گئی' ملاحظہ فرمایئے:

۱۔واذاخذ اللّٰہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمۃ

(آل عمران:۸۱)

ترجمہ:"اور جب کہ اللہ تعالیٰ نے عہد لیا انبیاء (علیہم السلام) سے کہ جو کچھ تم کو کتاب اور علم (شریعت) دوں"

۲۔ویعلمہ الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل

(آل عمران:۴۸)

ترجمہ:"اور اللہ تعالیٰ ان کو (عیسیٰ علیہ السلام کو) تعلیم فرمائیں کتابیں اور سمجھ کی باتیں اور تورات اور انجیل"۔(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

۳۔واذ علمتک الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل (المائدۃ:۱۱۰)

ترجمہ: اور جب کہ میں نے تم کو (عیسیٰ علیہ السلام کو) کتابیں اور سمجھ کی باتیں اور تورات اور انجیل تعلیم کی" (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

ان آیات شریفہ سے واضح ہے کہ ہر نبی کو (اللہ تعالیٰ کی ان سب پر ہزاروں ہزاروں رحمتیں و برکتیں ہوں) کتاب کے ساتھ ساتھ حکمت بھی عطا کی گئی' لطیفہ یہ ہے کہ نئی کتاب تو ہر نئے نبی کو نہیں دی گئی' بلکہ بہت سے انبیاء کرام (علیہم السلام) پہلی کتاب کے پابند تھے' مثلاً" حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات دی گئی' اور ان کے بعد بنی اسرائیل میں ہزاروں نبی آئے' جیسا کہ خود قرآن کریم کا ارشاد ہے:

ولقد آتینا موسیٰ الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل واتینا عیسیٰ ابن مریم البینات وایدناہ بروح القدس

(البقرہ:۸۷)

ترجمہ:"اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی' اور ان کے بعد یکے بعد دیگرے پیغمبروں کو بھیجتے رہے' اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو واضح دلائل عطا فرمائے' اور ہم نے روح القدس سے تائید دی"۔

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبر بما استحفظوا من کتاب اللّٰہ وکانوا علیہ شھداء

(المائدۃ:۴۴)

ترجمہ:"ہم نے تورات نازل فرمائی' جس میں ہدایت تھی اور وضو تھا' انبیاء جو کہ اللہ تعالیٰ کے مطیع تھے اس کے موافق یہود کو حکم دیا کرتے تھے' اور اہل اللہ اور علما بھی' بوجہ اس کے کہ ان کو اس کتاب کی نگہداشت کا حکم دیا گیا تھا' اور وہ اس کے اقراری ہوگئے تھے"۔

(ترجمہ۔ حضرت تھانویؒ)

یہ انبیاء کرام علیہم السلام جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد یہود کی اصلاح و تربیت کے لئے تشریف لاتے رہے ان کی کتاب تو وہی "کتاب موسیٰ" (تورات) تھی' لیکن ظاہر ہے کہ ان پر وحی بھی نازل ہوتی تھی' کیونکہ یہی چیز ایک نبی کو غیر نبی سے ممتاز کرتی ہے۔

جاری ہے

مولانا محمد زاہد الراشدی

مذاہبِ عالم کے مُسلّمہ اصول کے مطابق ہر پہلو سے

قادیانی غیر مُسلم ہیں

مرزا طاہر احمد کے نام کھلا خط اور قادیانی جوابات کا ایک جائزہ

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے پاکستان میں انسانی حقوق کی صورت حال کے بارے میں اپنی گذشتہ سال کی رپورٹ میں قادیانیوں کے خلاف ملک کے مختلف حصوں میں درج مقدمات کا حسب معمول پھر ذکر کیا تو راقم الحروف نے اس کشمکش کی معروضی صورت حال کے پیش نظر قادیانی امت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کے نام ایک کھلا خط لکھا جس میں یہ گذارش کی گئی کہ معروضی حقائق اور مسلمات کو تسلیم کرتے ہوئے اس کشمکش کو سمیٹنے کی کوئی صورت اختیار کی جائے اور اسلام اور پاکستان کے خلاف کام کرنے والی عالمی لابیوں کو اس کشمکش سے فائدہ اٹھانے کا موقع نہ دیا جائے۔ اس سلسلہ میں تجویز یہ پیش کی گئی کہ قادیانی گروہ نئے نبی اور نئی وحی سے لاتعلقی اختیار کرتے ہوئے ملت اسلامیہ کے اجماعی عقائد کی بنیاد پر امت کے اجتماعی دھارے میں واپس آجائیں اور اگر ایسا ان کے مقدر میں نہیں ہے تو اپنے مذہب کو مسلمانوں کے مذہب سے الگ تسلیم کرتے ہوئے الگ مذہبی نام اور مذہبی شناخت اختیار کرلیں تاکہ تنازعہ اور کشمکش کی موجودہ شدت میں کمی آسکے۔

راقم الحروف نے مذاہب عالم کے تاریخی تسلسل کا حوالہ دیا کہ ہر دور میں نئے نبی اور نئی وحی پر ایمان لانے والے لوگ پہلے سے چلے آنے والے مذاہب سے الگ نئے مذہب کے پیروکار شمار ہوتے رہے ہیں۔ اس لئے قادیانی گروہ بھی چونکہ مرزا غلام احمد کو نبی مانتا ہے اور ان پر مبینہ طور پر نازل ہونے والی وحی پر ایمان رکھتا ہے اس لئے وہ اپنے مذہب کے لئے الگ نام اور شناخت اختیار کرے۔ کھلے خط میں قادیانی گروہ دو معاصر تحریکوں ایران کے بہائیوں اور امریکہ کے ایلی جاہ محمد کے پیروکاروں کا حوالہ بھی دیا گیا کہ محمد علی باب اور بہاؤ اللہ نبوت اور نئی وحی کے دعوے دار تھے لیکن انہوں نے مذاہب عالم کے تاریخی تسلسل کا احترام کرتے ہوئے اپنے لئے الگ نام اختیار کیا اور اپنی مذہبی شناخت مسلمانوں سے الگ کرلی' اسی بہائیوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہوئے بھی ان سے قادیانیوں کی طرز کا کوئی تنازعہ اور کشمکش موجود نہیں جب کہ امریکہ کے ایلی جاہ محمد نے نبوت کا دعوٰی کیا مگر ان کے فرزند وارث دین محمد نے اپنے باپ کے غلط عقائد سے لاتعلقی اختیار کر کے امت مسلمہ کے اجتماعی دھارے میں شامل ہونے کا اعلان کردیا۔

ان معروضات کے ساتھ مرزا طاہر احمد سے یہ گذارش کی گئی کہ وہ مسلمانوں سے الگ مذہب رکھتے ہوئے مسلمان کہلانے پر اصرار کر کے اشتباہ اور مغالطہ کی فضاء کو قائم رکھنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ اس سے تنازعہ اور کشمکش کو ہوا ملتی ہے بلکہ یا غلط عقائد سے تائب ہو کر مسلمان ہونے کا اعلان کردیں اور یا پھر اپنے مذہب کے لئے الگ نام اور الگ مذہبی شناخت کے اصول کو تسلیم کریں۔ یہ "کھلا خط" روزنامہ جنگ لندن نے ۳ ستمبر ۹۵ء کو "قادیانی امت کے سربراہ مرزا طاہر احمد توجہ فرمائیں" کے عنوان سے شائع کیا جبکہ ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ' ہفت روزہ ختم نبوت کراچی' ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ جسارت لاہور میں "مرزا طاہر احمد کے نام کھلا خط" کے عنوان سے یہ اشاعت پذیر ہوا۔

یہ خط جس سنجیدگی اور دردمندی کے ساتھ لکھا گیا تھا خیال تھا کہ مرزا طاہر احمد اس پر اسی طرح سنجیدگی سے توجہ دیں گے اور جواب دینے کا اخلاقی تقاضہ پورا کریں گے' لیکن تقریباً" چھ ماہ گذر جانے کے باوجود ان کی طرف سے ابھی تک کوئی جواب کسی اخبار' جریدہ یا کم از کم ڈاک کے ذریعہ موصول نہیں ہوا' البتہ قادیانی جماعت کے کچھ حضرات نے اس دوران اس پر خامہ فرسائی کی ہے اور ان نکات کا جواب دینے کی کوشش کی ہے جو مرزا طاہر احمد کے نام "کھلا خط" میں اٹھائے گئے ہیں۔

ان میں سے جو جوابات راقم الحروف تک پہنچے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

لندن کے جناب محمود بٹ کا جوابی مراسلہ روزنامہ جنگ لندن ۲۳ ستمبر ۱۹۹۵ء میں شائع ہوا ہے۔

○ قادیانی جماعت کے سرکاری آرگن ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل نے جو لندن سے شائع ہوتا ہے ۲۹ ستمبر ۱۹۹۵ء کی اشاعت میں "زاہد الراشدی کے مغالطے اور مطالبے" کے عنوان سے تین صفحات پر مشتمل محمد احمد حامی صاحب کا تحریر کردہ تفصیلی

جواب شائع کیا ہے جسے کسی حد تک مرزا طاہر احمد صاحب کا باضابطہ جواب تصور کیا جاسکتا ہے۔

○ ربوہ سے چودھری محمد صدیق صاحب نے بذریعہ ڈاک قلمی جواب ارسال کیا ہے جو ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۵ء کا تحریر کردہ ہے۔

○ ہفت روزہ مہارت لاہور نے راقم الحروف کا "کھلا خط" شائع کر کے قارئین کو اظہار خیال کی دعوت دی اور اس کے جواب میں رد عمل کے عنوان سے جرمنی سے جناب ایس این احمد، ربوہ سے ابو نعمان صاحب اور لاہور سے طاہر شہزاد صاحب کے مضامین شائع ہوئے ہیں۔

○ ہفت روزہ مہارت نے ہی کراچی سے "سنی تحریک" کے ادنیٰ کارکن چشتی کی طرف سے بھی ایک تبصرہ شائع کیا ہے۔

اس وقت یہ جوابات میرے سامنے ہیں جن میں دیئے گئے جوابات کا جائزہ لینے سے قبل دو امور کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں۔

ایک یہ کہ مرزا طاہر احمد کی طرف سے باضابطہ جواب کا اب تک مجھے انتظار رہا ہے اور میں اپنا یہ اخلاقی حق سمجھتا رہا ہوں کہ چونکہ میرے خط کا اصل مخاطب مرزا طاہر احمد ہیں اس لئے وہ خود اس کا جواب دیں مگر مہارت میں شائع ہونے والے جناب طاہر شہزاد کے جواب میں ان کے اس ارشاد نے مرزا صاحب کی طرف سے جواب نہ آنے کی وجہ بیان کردی ہے کہ

"امام جماعت احمدیہ کے لاکھوں خدام ہیں" آپ نے اتنا بڑا قدم اٹھایا ہے کیا آپ کے بھی اتنے پیروکار ہیں؟"

پھر یہ بھی فرمایا کہ

"امام جماعت احمدیہ سے مخاطب ہونے سے پہلے لاکھوں احمدیوں سے واسطہ پڑے گا"

اس سے یہ معلوم ہوگیا کہ "قادیانی فلسفہ اخلاق" کی رو سے مرزا طاہر احمد صاحب سے مخاطب ہونے یا ان سے کسی بات کا جواب مانگنے کے لئے "لاکھوں خدام" کا ہونا ضروری ہے ورنہ ان تک رسائی سے قبل لاکھوں احمدیوں کے واسطے سے گذرنا ہو گا چنانچہ اس ضابطے سے آگاہ ہونے کے بعد انتظار کا سلسلہ ختم کرتے ہوئے جوابی گذارشات کے لئے اب تک موصول ہونے والے بالواسطہ جوابات پر قناعت کر رہا ہوں۔

دوسری بات یہ کہ قادیانی گروہ کی طرف سے ہمیشہ "اخلاقیات" پر زور دیا جاتا ہے اور "اخلاقی امتیاز" کو قادیانی گروہ کی خصوصیات میں ذکر کیا جاتا ہے لیکن میرے عریضے کے جواب میں بیشتر حضرات نے جو زبان استعمال کی ہے اور زیر بحث نکات پر سنجیدہ بحث کے بجائے طعن و تشنیع، تمسخر و استہزا اور طنز و تحقیر کا جو لہجہ اپنایا ہے وہ انتہائی مایوس کن ہے بالخصوص قادیانی جماعت کے سرکاری آرگن "الفضل" میں محمد احمد حامی صاحب نے جو روش اختیار کی ہے اس پر بے ساختہ "زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجئے دھن بگڑا" کا مصرعہ ان کی خدمت میں پیش کرنے کو جی چاہتا ہے۔

"قادیانی اخلاقیات" کے اس معیار سے اگر قارئین آگاہ ہونا چاہیں تو بطور نمونہ "الفضل" میں شائع شدہ مذکورہ مضمون کے چند جملے ملاحظہ فرمالیں۔

ا۔۔۔ محمد احمد حامی صاحب لندن میں راقم الحروف کی سالانہ سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

"اب اس سال پھر اس شخص کو بنیادی انسانی حقوق کی اصطلاح کے **تتییے** نے کاٹا ہے"

اس کے ساتھ انہیں اس بات کا اعتراف بھی ہے کہ مرزا طاہر احمد کے نام رقم الحروف کا کھلا خط

"اس لائق ہے کہ اس کا تجزیاتی مطالعہ کیا جائے اور اس بدنیت ملاں کی مغالطہ دہی کو واضح کیا جائے"

۲۔۔۔ تحریک ختم نبوت کے بعض دوسرے علماء کے بارے میں ارشاد ہے کہ

○ ملالوگ ان انسانیت سوز وارداتوں کی تشہیر سے بھنا کر کاٹنے کو دوڑے "ایسی توقع تو وہاں ہوتی ہے جہاں حیا کی کوئی رمق باقی رہ گئی ہو"

○ یہ فاتح قادیان، فاتح ربوہ اور فاتح مرزائیت قسم کے بے شمار مسخرے جو ماضی میں پیدا ہوئے ہیں اور آج بھی کچھ اس تل پر ڈگڈگی بجا رہے ہیں۔

○ عربی فارسی میں یاوہ گوئی سے کوئی عالم تو نہیں بن جاتا۔

بیشتر جوابات میں اس قسم کی زبان اور انداز اختیار کیا گیا ہے اس لئے کچھ دیر کے لئے ذہن میں یہ خیال آیا کہ ان جوابات کو منہ نہ لگایا جائے اور مرزا طاہر احمد کے نام کھلا خط اور اس کے جواب میں "الفضل" میں شائع ہونے والا محمد احمد حامی کا مضمون دونوں ایک پمفلٹ کی صورت میں اکٹھے شائع کر کے اس امر کا فیصلہ قارئین پر چھوڑ دیا جائے کہ "تتیے کے کاٹنے" اور بھنا کر کاٹنے کو دوڑنے" کا منظر انہیں کس سمت دکھائی دے رہا ہے مگر گذشتہ روز ایک رسالے میں عباسی خلیفہ مامون الرشیدؒ کا یہ واقعہ پڑھ کر رد عمل کی یہ کیفیت ذہن سے کافور ہوگئی کہ "خلیفہ مامون الرشیدؒ نے ایک غلام کو آواز دی تو اس نے جواب میں کسی حد تک بد اخلاقی کا مظاہرہ کیا جو مامون کے ساتھ بیٹھے ہوئے حضرات نے بھی محسوس کیا اس پر مامونؒ نے کہا کہ ہم اگر اپنے اخلاق درست رکھیں تو ان غلاموں کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں اور ان کے اخلاق سیدھے رکھنے کے لئے ہمیں اپنے اخلاق بگاڑنے پڑتے ہیں لیکن ہم دوسروں کے اخلاق سنوارنے کے لئے اپنے اخلاق کیوں بگاڑیں؟"

چنانچہ "اصول و اخلاق" کے معاملات سے ایک حد تک صرف نظر کرتے ہوئے ان زیر بحث نکات پر ایک نظر ڈالنا چاہتا ہوں جو مرزا طاہر احمد کے نام میرے کھلے خط اور اس کے جواب میں موصول ہونے والے مضامین میں اٹھائے گئے ہیں، یہ نکات دو حصوں پر مشتمل ہیں بعض وہ ہیں جن کا تعلق میرے خط کے مندرجات سے ہے اور بعض نکات ان سے قطعی غیر متعلق ہیں اس لئے غیر متعلقہ مباحث سے گریز کرتے ہوئے ہم ان امور کا جائزہ لیتے ہیں جو خط کے مندرجات کے حوالہ سے ان جوابات میں پیش کئے گئے ہیں۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ

راقم الحروف نے اپنے خط میں ایمنسٹی انٹرنیشنل

کی سالانہ رپورٹ میں قادیانیوں کے ذکر کو موضوع بحث بنایا ہے اور یہ لکھا ہے کہ یہ مسئلہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اسلام دشمن لابیوں کے ہاتھ میں ہتھیار کی حیثیت اختیار کر گیا ہے اس پر محمود بٹ صاحب لکھتے ہیں کہ

"ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ کو اگر غیر مسلم لابیوں کا پروپیگنڈہ کہہ کر رد کردیا جائے تو روس' بھارت' یوگوسلاویہ' اسرائیل برما وغیرہ کے بارے میں اس کی رپورٹوں پر بھی یہی کہا جائے گا"

محمود بٹ صاحب کی مجبوری یہ ہے کہ وہ ایمنسٹی انٹرنیشنل یا انسانی حقوق کے نام پر کام کرنے والی دیگر عالمی تنظیموں کو صرف قادیانی مسئلہ کے تناظر میں دیکھتے ہیں اور چونکہ وہ خود قادیانی ہیں اس لئے انہیں اپنی حمایت میں لکھنے والے اور اداروں کی ہر رپورٹ صحیح معلوم ہوتی ہے ورنہ عالم اسلام کے مجموعی تناظر میں دیکھنے والوں پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ انسانی حقوق کے نام پر کام کرنے والی یہ تنظیمیں مسلم ممالک اور تیسری دنیا کے خلاف مغربی ممالک بالخصوص امریکی استعمار کے مورچے ہیں اور ان رپورٹوں کے پیچھے متعلقہ قوتوں کے مخصوص سیاسی مقاصد کار فرما ہوتے ہیں۔ اس کا ہلکا سا اندازہ گزشتہ سال چائلڈ لیبر کے عنوان سے پاکستان کے خلاف عالمی سطح پر ہونے والے پراپیگنڈے سے ہو جاتا ہے جس کے بارے میں یہ حقائق منظر عام پر آچکے ہیں کہ اس کے پیچھے بھارت کے اعلیٰ تجارتی حلقے تھے اور اس کا مقصد بیرونی منڈیوں میں پاکستان کی قالین بافی کی صنعت کو بدنام کر کے اسے تجارتی طور پر نقصان پہنچانا تھا اور اس غرض کے لئے عالمی ذرائع سے جو پروگرام دنیا کو دکھائے گئے ان میں سے بعض سین جعلی طور پر فلمائے گئے تھے' پھر پاکستان کی حد تک تو یہ بات ہمارے مشاہدے میں ہے کہ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی اکثر رپورٹیں یک طرفہ ہوتی ہیں اور دوسرے فریق سے اس کا موقف معلوم کرنے کی زحمت تک نہیں کی جاتی' ایمنسٹی انٹرنیشنل رہی ایک طرف خود امریکی حکومت تک اپنے بعض فیصلوں کی بنیاد یک طرفہ رپورٹوں پر رکھتی ہے اور اس میں اس کے سیاسی مقاصد کار فرما ہوتے ہیں' جس زمانے میں لاہور میں امریکی قونصل جنرل رچرڈ کمی تھے راقم الحروف جمعیۃ علماء اسلام کے ایک وفد کے ہمراہ ان سے ملا اور دوران گفتگو قادیانی مسئلہ بھی زیر بحث آیا اس موقع پر راقم الحروف نے ان سے یہ عرض کیا کہ امریکہ قادیانیوں کی اس درجہ پشت پناہی کر رہا ہے حالانکہ پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف ملک گیر جماعتیں کام کر رہی ہیں بالخصوص کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت موجود ہے مگر امریکہ ان سے ان کا موقف معلوم کرنے کی ضرورت کیوں محسوس نہیں کرتا اور یکطرفہ طور پر کیوں فیصلے کرتا ہے؟ میں یہ بات اس سے قبل بھی ریکارڈ پر لاچکا ہوں کہ مسٹر رچرڈ کمی کے پاس میرے اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا اس لئے محمود بٹ صاحب سے گزارش ہے کہ ایمنسٹی انٹرنیشنل فرشتوں کا گروہ نہیں ہے اور اس کی کوئی رپورٹ حرف آخر نہیں ہے اور اگر اس کی رپورٹ تحقیق اور انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتی تو وہ کسی ملک کے بارے میں ہو اسے قبول کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کا مذہبی اختلاف

راقم الحروف نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کا مذہب ایک نہیں ہے اور دونوں الگ الگ مذاہب کے پیروکار ہیں اس لئے دونوں مذہبوں کے نام اور ان کی مذہبی علامات کا الگ الگ ہونا فطری امر ہے اس کے ساتھ یہ بھی عرض کیا ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان قادیانیوں کو کافر کہتے ہیں اور قادیانی دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں جو اس امر کا ثبوت ہے کہ دونوں کا مذہب الگ الگ ہے۔

اس پر محمد احمد حامی صاحب لکھتے ہیں کہ

" ہم امت مسلمہ کے تمام علمی و دینی حلقوں کی طرف سے مرزا صاحب کے اخراج از اسلام پر اتفاق کی غلط بیانی کو چیلنج کرتے ہیں"

اور محمود بٹ صاحب لکھتے ہیں کہ

"یہ کس قدر خیانت ہے کہ کافر ٹھہرائیں آپ اور پھر ہم پر یہ الزام لگائیں کہ گویا ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہے اس قدر خیانت' جھوٹ اور خلاف واقعہ تہمت کس قدر ہے"

یعنی محمد احمد حامی صاحب کا کہنا یہ ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا مرزا غلام احمد قادیانی کے کافر ہونے پر اتفاق نہیں ہے اور محمود بٹ صاحب کا ارشاد یہ ہے کہ قادیانیوں کے بارے میں یہ کہنا ان پر خلاف واقعہ تہمت ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو کافر ٹھہراتے ہیں آیئے حقائق کے میزان پر ان دونوں باتوں کو پرکھ لیتے ہیں جہاں تک مرزا غلام احمد اور ان کے پیروکاروں کے کفر پر مسلمانوں کے متفق ہونے کا سوال ہے مشہور محاورہ ہے کہ "گز بھی حاضر ہے میدان بھی حاضر ہے" عالم اسلام موجود ہے' اس کی عالمی سطح کی تنظیمیں موجود ہیں' ہر ملک میں علمی ادارے موجود ہیں' دینی مراکز موجود ہیں' علماء کی جماعتیں موجود ہیں' عالم اسلام کی دینی تنظیموں کی نمائندگی کرنے والے "رابطہ عالم اسلامی" نے اپنی قرارداد میں قادیانیوں کو واضح طور پر کافر قرار دیا ہے' جامعہ ازہر نے قادیانیوں کے کفر کے فتوٰی پر صاد کیا ہے' پاکستان اور بھارت کے تمام علمی ادارے اس پر متفق ہیں اگر عالم اسلام کے کسی معروف علمی و دینی ادارے نے ان فیصلوں سے اختلاف کیا ہے تو وہ فیصلہ سامنے لایئے ورنہ مغالطہ نوازی سے کام نہ لیجئے اور حقائق کو تسلیم کرتے ہوئے ان کے منطقی نتائج سے آنکھیں بند نہ فرمایئے۔

حامی صاحب نے مولانا ابوالکلام آزاد' مولانا ظفر

علی خان "نواب اعظم یار جنگ" "مولوی چراغ علی" "علامہ محمد اقبال" "خواجہ حسن نظامی" اور مولانا عبد الماجد دریا آبادی" جیسی شخصیات کے نام گنوائے ہیں کہ انہوں نے اسلام کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کی خدمات کو سراہا ہے مگر وہ اس بات کو گول کر گئے ہیں کہ یہ اس دور کی بات ہے جب مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا اور ایک مسلمان مبلغ کے طور پر مسیحی تبلیغی مشنریوں اور آریہ سماج کا مقابلہ کر رہے تھے لیکن ان کے نبوت کے دعویٰ کے بعد کسی بزرگ کی طرف سے مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں کوئی تائیدی بات ہو تو سامنے لائیے۔ علامہ اقبال" ہی کو بطور مثال سامنے رکھ لیجئے انہوں نے ایک دور میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف میں کچھ کلمات کہے ہوں گے لیکن جب ان پر حقیقت کھلی تو پنڈت جواہر لال نہرو کے نام خطوط میں علامہ اقبال" نے ہی قادیانیت کو یہودیت کا چربہ قرار دیا اور قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ بھی سب سے پہلے انہوں نے ہی کیا اس لئے یہ بات قطعی طور پر طے شدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکار دنیا بھر کے مسلمانوں کے نزدیک متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہیں باقی رہی یہ بات کہ قادیانی دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں یا نہیں؟

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل حقائق پر ایک نظر ڈال لیجئے۔

۱--- مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کہا ہے کہ

"خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے"

(بحوالہ الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء)

۲--- مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے جو مرزا غلام احمد کے فرزند اور قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ ہیں۔

"کل جو مسلمان حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے' خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا' وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں"۔ (آئینہ صداقت ۳۵)

۳--- مرزا غلام احمد قادیانی کے دوسرے فرزند مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ

"ہر ایک شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا یا محمد ﷺ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے"

۴۔ قیام پاکستان کے وقت پنجاب کی تقسیم کی حدود طے کرنے والے ریڈ کلف کمیشن کے سامنے گورداسپور کے علاقہ کے حوالہ سے قادیانیوں نے خود کو مسلمانوں سے علیحدہ شمار کرانے کے لئے اپنا کیس الگ پیش کیا جس سے آبادی کا تناسب غیر مسلموں کے حق میں بڑھ گیا اور یہ علاقہ پاکستان میں شامل ہونے کی بجائے بھارت میں چلا گیا اور اسی علاقے سے بھارت کو کشمیر میں داخل ہونے کا راستہ ملا جس سے کشمیر کا مسئلہ پیدا ہوا۔

۵۔ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح مرحوم کا جنازہ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی" نے پڑھایا مگر قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے موجود ہوتے ہوئے بھی جنازہ نہ پڑھا اور اخبار نویسوں کے سوال پر کہا کہ

"مجھے مسلمان حکومت کا کافر وزیر خارجہ یا کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ لیں"

اور قادیانی رسالہ الفضل نے اس کا دفاع ان الفاظ سے کیا کہ

"کیا یہ حقیقت نہیں کہ ابو طالب بھی قائد اعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے محسن تھے' مگر نہ مسلمانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا اور نہ رسول خدا ﷺ نے"

(الفضل ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

۶۔ ۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کے دوران قادیانی امت کے اس وقت کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے اسمبلی کے فلور پر دو ٹوک انداز میں کہا کہ وہ مرزا غلام احمد پر ایمان نہ لانے والے دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔

ان حقائق کے ہوتے ہوئے بھی اگر محمود بٹ صاحب کو قادیانیوں کی طرف سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر قرار دینے کی بات تہمت اور جھوٹ نظر آتی ہے تو ان کے حق میں ہدایت اور صحت کی دعا کے سوا اور کیا کیا جاسکتا ہے؟

نئے نبی کے ساتھ نیا مذہب

راقم الحروف نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ مذاہب عالم کا مسلمہ اصول ہے اور تاریخی تسلسل یہ ہے کہ نئے نبی کے ساتھ مذہب بدل جاتا ہے اس لئے سچ جھوٹ کا مسئلہ اپنی جگہ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے نئی نبوت اور نئی وحی کا دعویٰ کیا ہے اس لئے ان کا مذہب مسلمانوں سے الگ ہے اور قادیانوں کے لئے اس نئے مذہب کا نام اور اس کی علامات وشعائر بھی اسلام اور مسلمانوں سے الگ طے کرنا مذہب کے الگ ہونے کا منطقی تقاضہ ہے۔ اس پر محمد احمد حامی صاحب نے اعتراض کیا ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے لیکن ان کا مذہب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے الگ نہیں تھا اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام نبی تھے لیکن ان کا مذہب حضرت داؤد علیہ السلام سے الگ نہیں تھا۔

یہ اعتراض ایک حد تک معقول نظر آتا ہے لیکن محمد احمد حامی صاحب یہ بات بھول گئے ہیں کہ میں نے اپنے خط میں صرف نئی نبوت کی بات نہیں کی

بلکہ نئی وحی اور کتاب کی بات بھی کی ہے چنانچہ خط کا اقتباس دوبارہ ملاحظہ فرمائیے۔

"یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور توراۃ پر ایمان رکھتے ہیں جبکہ عیسائی بھی ان دونوں پر ایمان رکھتے ہیں لیکن ان کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور انجیل کو بھی مانتے ہیں اس لئے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تورات پر ایمان رکھنے کے باوجود یہودی نہیں کہلاتے اسی طرح مسلمان حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمیت تمام انبیاء سابقین کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں اور تورات' انجیل اور زبور سمیت تمام سابق کتب و صحائف کو سچا مانتے ہیں لیکن چونکہ وہ ان سب کے بعد حضرت محمد ﷺ کی نبوت اور قرآن کریم پر بھی ایمان رکھتے ہیں اس لئے وہ نہ یہودی کہلاسکتے ہیں نہ عیسائی بلکہ ان دونوں سے الگ ایک نئے مذہب کے پیروکار تسلیم کئے جاتے ہیں"

جبکہ حضرت ھارون علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی نبوت نئی کتاب والی نہیں تھی اس لئے وہ الگ مذاہب کے بانی شمار نہیں ہوئے اس پر حامی صاحب کہہ سکتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی اسی نوعیت کے نبی تھے لیکن یہ درست نہیں ہوگا اولاً" اس لئے کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد ہر نوع کی نبوت کی نفی کردی ہے چنانچہ مسیلمہ کذاب کو جو حضرت محمد ﷺ کو نبی تسلیم کرتے ہوئے ان کی پیروی میں نبوت کا دعویدار تھا رسول اللہ ﷺ نے مسترد کردیا تھا اور ثانیاً" اس لئے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے جانشینوں کو مرزا صاحب کے لئے یہ پوزیشن قبول نہیں ہے اور مرزا صاحب اپنے لئے نئی وحی کے اچھے خاصے ذخیرے کے ساتھ ساتھ ایسے تشریعی اختیارات کے بھی دعویدار ہیں جس کے تحت جہاد کی حرمت جیسے احکام کا اجراء ان کے لئے ممکن ہو۔

پھر محمد احمد حامی صاحب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ نبی کے بدلنے سے مذہب کے بدل جانے کا اصول ہمارا طے کردہ نہیں بلکہ ایک مسلمہ تاریخی تسلسل کے طور پر شروع سے چلا آنے والا اصول ہے جس کا اعتراف قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کو بھی ہے چنانچہ "انوار خلافت" میں درج مرزا بشیر الدین محمود کی چوتھی تقریر میں جو انہوں نے ۳۰ دسمبر ۱۹۱۵ء کو مسجد اقصیٰ میں کی ان کا کہنا ہے کہ

"جب خدا تعالیٰ نے ان کی یہ حالت دیکھی تو ایک اور نبی بھیج دیا جس کے آنے پر ایک اور مذہب بن گیا غرض اس طرح نبی پر نبی آنا شروع ہوا اور جماعت پر جماعت بنی شروع ہوئی اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج ہزاروں مذاہب دنیا پر موجود ہیں"

(انوار خلافت ۱۵۷)

اس لئے اگر میں نے قادیانیوں کو نئے نبی اور نئی وحی کی بنیاد پر مسلمانوں سے الگ ایک نئے مذہب کا پیروکار قرار دیا ہے تو کوئی نئی بات نہیں کی بلکہ یہ وہی مسلمہ تاریخی اصول ہے جس کا اعتراف مرزا بشیر الدین محمود بھی کرچکے ہیں۔

جاری ہے

دو صحابہ کرامؓ کی کرامت

محمد اقبال حیدر آباد

قصبہ سلمان پارک جو بغداد سے چالیس میل کے فاصلے پر ہے۔ زمانہ قدیم میں جس کا نام مدائن تھا۔ جہاں اکثر صحابہ کرامؓ گورنری کے عہدے پر فائز رہے۔ یہاں ایک شاندار مقبرے میں حضرت سلمان فارسیؓ مشہور صحابی مدفون ہیں اور آپ کے گنبد مزار سے متصل نبی آخر الزمان ﷺ کے دو صحابہؓ حضرت حذیفہؓ الیمانیؓ اور حضرت جابرؓ بن عبداللہ ؓ کے مزارات ہیں ان دو اصحاب رسول ﷺ کے مزارات پہلے سلمان پارک سے دو فرلانگ کے فاصلے پر غیر جگہ پر تھے۔ ۱۹۳۲ء کی بات ہے۔

"یوں ہوا کہ حضرت حذیفہؓ نے خواب میں ملک فیصل اول شاہ عراق سے فرمایا کہ ہم دونوں کو موجودہ مزاروں سے منتقل کرکے دریائے دجلہ سے تھوڑے فاصلے پر دفن کردیا جائے اس لئے کہ میرے مزار میں پانی اور جابرؓ کے مزار میں نمی شروع ہوگئی ہے۔

شاہ یہ خواب مسلسل دو راتوں میں دیکھتا رہا اور شاید بے پرواہی یا انہماک امور سلطنت کے باعث بھول گیا۔ تیسری شب حضرت موصوفؓ نے عراق

مفت مشورہ پیچکے گال۔ پتلا کمزور جسم۔ فون 690840 690850
کمزور چہرے کے ڈنٹ۔ جسم کو موٹا مضبوط۔ طاقتور۔ حرارت۔ خوبصورت بنانے کیلئے۔ پرانے درد نزلہ۔ کھیرا۔ دمہ۔ بخار۔ چھوٹی چھاتی و قد کو بڑھانے کے لئے
مردانہ۔ زنانہ امراض۔ گنجاپن۔ گرتے بال۔ دمہ۔ اٹھرا کیلئے
بالوں کو نرم گھنا سیاہ خوبصورت۔ بھوک لگانے۔ گیس معدہ۔ درد پیٹ کیلئے بواسیر۔ فالج۔ یرقان۔ موٹاپا۔ کمزور پٹھے۔ بلڈ پریشر۔ اٹھرا۔ رحم۔ جگر۔ مثانہ کیلئے
پرانی خارش۔ چھپاکی خون کی خرابی۔ پیشاب کی مرض گردہ۔ مثانہ کے پتھری کے لئے
چہرے کے کیل چھائیاں۔ نسوانی حسن۔ قد بڑھانے کیلئے
پچاس سال کے تجربہ کا مفت مشورہ کیلئے جوابی لفافہ یا اس کی قیمت ضرور ارسال کریں
پتہ حکیم بشیر احمد بشیر محلہ غلام محمد آباد چاندنی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ نمبر 38900 رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان

کے مفتی اعظم کو خواب میں یہی ہدایت فرما کر کہا کہ ہم دو راتوں سے بادشاہ کو کہہ رہے ہیں لیکن اس نے اب تک اس کا انتظام نہیں کیا۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ اس کو متوجہ کر کے اس کا فوری بندوبست کراؤ۔

چنانچہ اگلے روز صبح ہی صبح مفتی اعظم نوری السعیدہ پاشا وزیر اعظم کو ہمراہ لے کر بادشاہ سے ملے اور اس سے اپنا خواب بیان کیا۔ شاہ فیصل نے کہا کہ میں بھی دو راتوں سے خواب میں یہی دیکھ رہا ہوں۔ آخر کافی غور و مشورے کے بعد بادشاہ نے مفتی اعظم سے کہا کہ آپ مزارات کھولنے کا فتویٰ دے دیں تو میں اس کی تعمیل کے لئے تیار ہوں۔ جب مفتی اعظم نے مزارات کھولنے اور لاشوں کو منتقل کرنے کا فتویٰ دے دیا تو یہ فتویٰ اور شاہی فرمان دونوں اس اعلان کے ساتھ اخبارات میں شائع کر دیئے گئے کہ بروز عید قربان بعد نماز ظہر ان دونوں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارات کھولے جائیں گے۔

اخبارات میں یہ شائع ہونا تھا کہ تمام دنیائے اسلام میں یہ خبر بجلی کی طرح پھیل گئی رائٹر اور دوسری خبر رساں ایجنسیوں نے اس خبر کو تمام دنیا میں پہنچادیا حسن اتفاق دیکھئے کہ ان دنوں موسم حج ہونے کے باعث تمام دنیا سے مسلمان حج کے لئے حرمین شریف کے مدینے میں جمع ہو رہے تھے جب انہیں یہ حال معلوم ہوا تو انہوں نے شاہ عراق سے یہ خواہش ظاہر کی کہ مزارات حج سے چند روز بعد کھولے جائیں تاکہ وہ بھی شرکت کر سکیں۔ اسی طرح حجاز، مصر، شام، لبنان، فلسطین، ترکی، ایران، بلغاریہ، روس، ہندوستان وغیرہ وغیرہ سے شاہ عراق کے تمام بے شمار تار پہنچے کہ ہم بھی جنازوں میں شریک ہونا چاہتے ہیں، مہربانی کر کے مقررہ تاریخ چند روز بڑھادی جائے۔

چنانچہ دنیا کے مسلمانوں کی خواہش پر یہ دوسرا فرمان جاری کر دیا گیا کہ اب یہ رسم حج کے دس دن بعد ادا کی جائے گی اور اس کے ساتھ ہی اہل مزارات کی عجلت کی تاکید کے پیش نظر احتیاطی تدابیر بھی کی گئیں کہ پانی مزارات تک پہنچنے نہ پائے۔

آخر کار وہ دن آگیا جس کی آرزو میں لوگ جوق در جوق سلمان پارک میں جمع ہو گئے۔

دو شنبہ کے دن بارہ بجے کے بعد لاکھوں انسانوں کی موجودگی میں مزارات کھولے گئے تو معلوم ہوا کہ حضرت حذیفۃ الیمانیؓ کے مزار میں کچھ پانی آچکا تھا اور حضرت جابرؓ کے مزار میں نمی پیدا ہو چلی تھی۔ حالانکہ دریائے دجلہ وہاں سے کم از کم دو فرلانگ دور تھا۔

تمام ممالک کے سفیر عراقی حکومت کے تمام ارکان اور شاہ فیصل کی موجودگی میں پہلے حضرت حذیفہؓ کی نعش مبارک کو کرین کے ذریعے زمین سے اس طرح اوپر اٹھایا گیا کہ ان کی نعش کرین پر نصب کئے ہوئے اسٹریچر پر خود بخود آگئی۔ اب کرین سے اسٹریچر کو علیحدہ کر کے شاہ فیصل، مفتی اعظم عراق، وزیر مختار جمہوریہ ترکی اور پرنس فاروق ولی عہد مصر نے کندھا دیا اور بڑے احترام سے ایک شیشہ کے تابوت میں رکھ دیا۔ پھر اسی طرح حضرت جابرؓ بن عبد اللہؓ کی نعش مبارک کو مزار سے باہر نکالا گیا۔

نعش مبارک کا کفن حتیٰ کہ ریش ہائے مبارک کے بال تک بالکل صحیح حالت میں تھے۔ **نعشوں** کو دیکھ کر یہ اندازہ ہی نہ ہوتا تھا کہ یہ تیرہ سو سال قبل کی لاشیں ہیں بلکہ گمان یہ ہوتا تھا کہ شاید انہیں رحلت فرمائے دو تین گھنٹے سے زائد وقت نہیں گذرا۔ سب سے عجیب بات یہ تھی کہ ان دونوں کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان میں اتنی پر اسرار چمک تھی کہ بہتوں نے چاہا کہ ان کے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں لیکن ان کی نظریں اس چمک کے سامنے ٹھہرتی ہی نہ تھیں۔ ٹھہر بھی کیسے سکتی تھیں؟

بڑے بڑے ڈاکٹر یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ ایک جرمن ماہر چشم جو بین الاقوامی شہرت کا مالک تھا۔ اس تمام کاروائی میں بڑی دلچسپی لے رہا تھا اس نے جو یہ منظر دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا وہ اس سے کچھ اتنا بے اختیار ہوا کہ ابھی نعش ہائے مبارک تابوتوں میں رکھی گئی تھیں کہ آگے بڑھ کر مفتی اعظم عراق کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا آپ کے مذہب اسلام کی حقانیت اور ان صحابہؓ کی بزرگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے؟ لایئے مفتی اعظم ہاتھ بڑھایئے میں مسلمان ہوتا ہوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اس موقع پر ایک جرمن فلم ساز کمپنی نے کمال کیا۔ بلکہ دور دراز سے آئے ہوئے مشتاقان دید پر احسان کیا کہ اس نے شاہ عراق کی منظوری سے اپنے خرچ پر مزارات کے اوپر دو سو فٹ بلند فولاد کے چار کھمبوں پر کوئی تیس فٹ لمبا اور بیس فٹ چوڑا ٹیلی ویژن کا اسکرین لگادیا پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ کھمبوں کے چاروں طرف بھی چھت سے ملحق چار اسکرین لگادیئے اس سے یہ فائدہ ہوا کہ ہر کوئی اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر مزارات کے کھلنے کے وقت سے آخر وقت تک تمام کارروائی دیکھتا رہا۔ زیارت کے جوش میں کوئی ریل پیل نہیں ہوئی اور اس طرح ہزاروں لوگ اس ہڑبونگ میں پس کر مرنے سے بچ گئے۔۔۔ مردوں عورتوں اور بچوں نے نہایت اطمینان سے پوری کارروائی دیکھی۔ دوسرے دن بغداد کی اسکرینوں میں اس واقعہ کو دیکھا گیا اس واقعہ کے فوراً" بعد بغداد میں کھلبلی مچ گئی اور بے شمار یہودی اور نصرانی خاندان بلا کسی جبر کے اپنے جہل و گمراہی پر افسردہ اپنے گناہوں پر نادم ترساں ولرزاں جوق در جوق مسجدوں میں قبول اسلام کے لئے آئے تھے اور مطمئن شاداں و فرحاں واپس جاتے تھے۔ اس موقع پر مشرف بہ اسلام ہونے والوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ اس کا اندازہ لگانا آسان نہیں۔

یہ چشم دید کرامت کسی کتاب میں لکھا ہوا اگلے زمانے کا تاریخی واقعہ نہیں ہے۔ یہ ہمارے ہی

باقی صفحہ ۱۰ پر

عبدالخالق رحمانی

امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

ان کا اسلام قبول کرنا تاریخ اسلام کا ایک عظیم باب ہے

نام عمرؓ لقب فاروق' کنیت ابو حفص والد کا نام خطاب۔

والدہ کا نام خسمہ جو ہشام بن مغیرہ کی بیٹی تھیں۔

سلسلہ نسب عمر بن خطاب بن **نفیل** بن عبد العزیٰ بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن **مہز بن** مالک۔

اہل عرب عموماً" عدنان یا قحطان کی اولاد ہیں۔ عدنان کا سلسلہ حضرت اسماعیل علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔۔۔عدنان کے نیچے گیارہویں پشت میں فہر بن مالک بڑے صاحب اقتدار تھے۔ انہیں کی اولاد قریش کے لقب سے مشہور ہے۔ حضرت عمرؓ اسماعیلؑ کی پشت سے ہیں۔ حضرت عمرؓ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں حضور ﷺ سے مل جاتا ہے۔ **نفیل** کے دو بیٹے تھے عمرو اور خطاب۔ عمرو بن **نفیل** یہ معمولی لیاقت کے آدمی تھے عمران کے بیٹے زید جو نفیل کے پوتے تھے اور حضرت عمرؓ کے چچازاد بھائی نہایت اعلیٰ درجہ کے شخص تھے۔ وہ ان ممتاز بزرگوں میں سے تھے جنہوں نے حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے اپنے اجتہاد سے بت پرستی کو ترک کردیا تھا اور موحد بن گئے تھے۔ ان میں زید کے سوا باقیوں کے نام یہ ہیں۔

قیس بن ساعدہ۔ ورقہ بن نوفل۔ زید رسم و رواج اور بت پرستی کو علانیہ برا کہتے تھے اور لوگوں کو دین ابراہیمی کی ترغیب دیتے اس پر تمام لوگ ان کے دشمن ہوگئے۔ حضرت عمرؓ کے والد خطاب تنگ کرنے میں سب سے زیادہ سرگرم ہوتے تھے۔ تنگ آکر انہوں نے مکہ چھوڑ دیا اور حرا میں رہنے لگے اور چھپ چھپ کر کبھی کعبۃ اللہ کی زیارت کو جایا کرتے تھے۔

عمرؓ کے والد قریش کے ممتاز آدمیوں میں سے تھے۔ قبیلہ عدی اور بنو عبد الشمس میں مدت سے عداوت چلی آرہی تھی اور چونکہ بن عبد الشمس کا خاندان بڑا تھا اس لئے غالب انہیں کو رہتا تھا۔ عدی کے تمام خاندان نے جس میں خطاب بھی شامل تھا مجبور ہو کر بنو سہم کے دامن میں پناہ لی۔

حضرت عمرؓ جب سن رشد میں پہنچے

حضرت عمرؓ جب کچھ بڑے ہوئے تو آپؓ کے والد خطاب نے ان کی ڈیوٹی اونٹ چرانے پر لگادی۔ اونٹوں کا چرانا عرب میں معیوب نہ تھا بلکہ قومی شعار تھا۔ لیکن خطاب نہایت بے رحمی کے ساتھ سلوک کرتے تھے۔ جب تھک کر بیٹھ جاتے تھے تو اس پر ان کو سزا ملتی۔ حضرت عمرؓ جس میدان میں اونٹ چراتے تھے اس میدان کا نام منجنان تھا جو مکہ سے قریب قدید سے دس میل کے فاصلے پر تھا۔ ایک دفعہ زمانہ خلافت میں اس جگہ سے گزر ہوا تو آپ آبدیدہ ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا عمرؓ تمہیں یاد ہے وہ زمانہ جب تو نمدے کا کرتہ پہنے اونٹ چرایا کرتا تھا اور اگر تھک کر بیٹھتا تو سزا ملتی تھی باپ کے ہاتھوں مار کھاتا مگر آج یہ دن ہے کہ خدا کے سوا تیرے اوپر اور کوئی حاکم نہیں۔

علامہ بلاذری نے **بسند** معتبر لکھا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے تو قریش کے تمام قبیلے میں سترہ آدمی تھے جو لکھنا جانتے تھے' ان میں ایک عمر بن خطاب تھے۔

حضرت عمرؓ کا قبول اسلام

حضرت عمرؓ کا ستائیسواں سال تھا کہ عرب میں آفتاب رسالت ﷺ طلوع ہوا۔ حضرت عمرؓ کی اسلام کا واقعہ سنہ نبوی ﷺ کے چھٹے سال واقع ہوا۔

ان کا اسلام قبول کرنا تاریخ اسلام کا ایک عظیم باب ہے۔ ان کے اسلام لانے سے کفر کی چارپائی الٹ گئی۔ اسلام کو چار چاند لگ گئے۔ کفر کے ایوان ماتم کدہ بن گئے۔ مسلمانوں کے رہبرؐ کی لسان اقدس سے بے ساختہ نعرہ تکبیر اللہ اکبر بلند ہوا۔ دار ارقم میں بیٹھے پچاس مسلمان خوشی سے جھوم اٹھے اور نعرہ تکبیر اللہ اکبر بلند کیا تو مکہ کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔

اس واقعہ کو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زبانی یوں بیان کیا۔

فلما اسلم عمر قاتل قریشا حتی صلے عند الکعبۃ وصلینا معہ۔

یعنی۔ جب عمرؓ اسلام لائے تو قریش سے لڑے یہاں تک کہ کعبہ میں نماز پڑھی اور ان کے ساتھ ہم لوگوں نے بھی نماز پڑھی"۔

حلیہ و مزاج عمر بن خطاب

رنگ گندم گوں' قد نہایت لانبا یہاں تک سینکڑوں آدمیوں میں کھڑے ہوتے تو ان کا قد سب سے نکلا ہوتا تھا' رخسارے کم گوشت' گھنی داڑھی' مونچھیں بڑی بڑی' سر کے بال سامنے سے اڑ گئے تھے۔

ازواج

حضرت عمرؓ نے زمانہ جاہلیت و اسلام میں متعدد نکاح کئے۔

پہلا نکاح عثمان بن مظعون کی بہن زینب کے ساتھ ہوا۔ عثمان بن مظعون سابقین صحابہؓ میں سے تھے۔ زینب سے حضرت عبد اللہؓ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے۔ دوسرا نکاح آنحضرت ﷺ کی زوجہ ام سلمہؓ کی بہن قریبہ بنت ابی امیۃ المخزومی سے ہوا۔ یہ مشرکہ تھی انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا اس لئے صلح حدیبیہ

کے بعد ۶ھ میں طلاق دے دی۔ تیسرا نکاح ملیکہ خزاعیہ کے قبیلہ کی ایک عورت سے کیا یہ بھی ایمان نہیں لائی اسے بھی ۶ھ میں طلاق دے دی۔ مدینہ میں آکر انصار سے قرابت پیدا کی اور ایک معزز انصاری عاصم بن ثابت کی بیٹی عاصیہ سے ۷ھ میں نکاح کیا جس کا نام آنحضرت ﷺ نے بدل کر جمیلہ رکھا ان کو بھی کسی وجہ سے طلاق دی۔ ان سے آپ کے فرزند عاصم پیدا ہوئے۔ اخیر عمر میں خاندان نبوت سے رشتہ قائم کیا اور حضرت علیؓ سے ام کلثوم بنت فاطمۃ الزہرا کا رشتہ مانگا اور حضرت علیؓ نے قبول کر لیا اور ۴۰ ہزار مہر پر نکاح ہوا۔ حضرت کی اور بیویاں ام حکیم بن الحارث، عاتکہ بنت زید۔ عاتکہ حضرت عمرؓ کی چچیری بہن تھی۔ پہلا نکاح حضرت ابو بکرؓ کے لڑکے عبد اللہ سے ہوا۔ وہ غزوہ طائف میں شہید ہوئے پھر حضرت عمرؓ سے ۱۲ھ میں نکاح ہوا۔

اولاد

حضرت عمرؓ کے ہاں اولاد کثرت سے ہوئی۔ حضرت حفصہؓ زیادہ ممتاز ہیں کہ وہ ازواج مطہرات میں شامل ہیں۔ ان کا پہلا نکاح خنیس بن حذافہ سے ہوا۔ وہ غزوہ احد میں شہید ہوئے تو ۳ھ میں آنحضرت ﷺ سے نکاح ہوا۔ اولاد ذکور کے نام یہ ہیں۔ عبد اللہ، عبید اللہ، عاصم، ابو شحمہ عبد الرحمان، زید، مجیر۔ ان میں تین سابق الذکر زیادہ نامور ہیں۔ حضرت عبد اللہ فقہ و حدیث کے بڑے رکن مانے جاتے ہیں۔ بخاری اور مسلم میں ان کے مسائل اور روایتیں کثرت کے ساتھ مذکور ہیں۔ یہ مکہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ اسلام لائے اور اکثر غزوات میں آنحضرت کے ہمرکاب رہے۔ یہ حق گوئی میں نہایت بے باک تھے۔ ایک دفعہ حجاج بن یوسف خطبہ دے رہا تھا تو عین خطبہ کے وقت کھڑے ہوگئے اور کہا یہ خدا کا دشمن ہے اس نے خدا کے دوستوں کو قتل کیا چنانچہ اسی کے انتقام میں حجاج نے آدمی متعین کیا جس نے مسموم آلہ سے زخمی کیا اور زخم سے بیمار ہو کر وفات پائی۔

اذان کا طریقہ حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق قائم ہوا

"یہودیوں اور عیسائیوں کے ہاں نماز کے اعلان کے لئے بوق اور ناقوس کا رواج تھا۔ اس لئے صحابہؓ نے یہی رائے دی۔ ابن ہشام نے روایت کی ہے کہ یہ خود آنحضرت ﷺ کی تجویز تھی۔ بہرحال یہ مسئلہ زیر بحث تھا اور کوئی رائے قرار نہیں پائی تھی کہ حضرت عمرؓ آنکلے اور انہوں نے کہا کہ ایک آدمی اعلان کے لئے کیوں نہ مقرر کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی وقت حضرت بلالؓ کو اذان کا حکم دیا"۔ (صحیح بخاری کتاب الاذان)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب عمرؓ کسی معاملہ میں یہ کہتے کہ میرا اس کی نسبت یہ خیال ہے تو ہمیشہ وہی پیش آتا تھا جو ان کا گمان ہوتا تھا۔ اس سے زیادہ اصابت رائے کی کیا دلیل ہوگی کہ ان کی بہت سی رائے مذہبی احکام بن گئیں۔ اسیران بدر کے معاملے میں جب اختلاف ہوا تو حضرت عمرؓ نے جو رائے دی، وحی اس کے موافق آئی۔ آنحضرت ﷺ کے ازواج مطہرات پہلے پردہ نہیں کرتی تھیں حضرت عمرؓ کو بار بار خیال ہوا اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا لیکن آنحضرت ﷺ وحی کا انتظار فرما رہے تھے۔ چنانچہ خاص پردہ کی آیت نازل ہوئی جس کو آیت حجاب کہتے ہیں۔ عبد اللہ بن ابی جو منافقوں کا سرغنہ تھا جب مرا تو آنحضرت ﷺ نے خلق نبوی ﷺ کی بنا پر نماز جنازہ پڑھنی چاہی۔ عمرؓ "تعجبانہ عرض کیا کہ آپ ﷺ نے منافق کی جنازے پر نماز پڑھتے ہیں۔ اس پر یہ آیت اتری ولا تصل علی احد منھم یہ تمام واقعات صحیح بخاری و مسلم میں مذکور ہیں۔

شہادت

حضرت عمرؓ کی شہادت مدینہ منورہ میں فیروز نامی ایک پارسی غلام جس کی کنیت ابو لولو تھی کے ہاتھوں واقع ہوئی۔ ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ھ ۶۴۴ء کو صبح کے نماز کے وقت زہر آلو، خنجر آپ کے جسم میں پیوست کیا اور یکم محرم کو شہادت کی اعلیٰ رتبے پر فائز ہو کر پہلو نبوت میں ہمیشہ کے لئے سو گئے۔ کل زمانہ خلافت دس برس چھ مہینے چار دن ہے۔

بعد از صدیقؓ بزرگ تو ئی قصہ مختصر

فاضربوا فوق الاعناق واضربوا من کل بنان (الآیۃ)

ضرب مومن

[illegible]

○ جہاد کی لغوی، اصطلاحی، فقہی تعریف ○ اسلام کا بری، بحری، فضائی اور گوریلا نظام جنگ ○ جہاد کی اہمیت و ضرورت ○ اسلام کے دشمنوں کے مقابلے میں ہر وقت چوکس رہنے کی ضرورت ○ فوجی بھرتی ○ جنگی مشقیں ○ اسلامی سرحدوں مورچوں اور چھاؤنیوں کی حفاظت ○ بھارتی کفار سے لڑنے کی فضیلت و اہمیت ○ اسلامی مسلح افواج کی نمایاں خصوصیات ○ دستوں کی ترتیب ○ صحابہ کرام کا شوق جہاد ○ نو خیز لڑکوں کا شوق جہاد ○ خواتین کا شوق جہاد ○ جہاد افغانستان میں نصرت الٰہی کے واقعات کی جھلک ○ جہاد کے ولولہ انگیز اشعار ○ ترک جہاد کے نقصانات ○ دنیا کے مختلف خطوں میں جاری جہادی تحریکوں کی اہمیت ○ ممتاز علماء کرام کے تاثرات کے ساتھ ایسی جامع تالیف جسے پڑھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے دلوں میں غلبہ اسلام کا شوق انگڑائیاں لینے لگتا ہے۔ ایسی کتاب جو جدید جہاد کے طریقہ کار جہاد نبوی کی پیروی اور سلف صالحین کے مایہ ناز کارناموں کی یاد تازہ کرتی ہے۔ عام فہم سلیس عمدہ کمپوز کتابت۔

تالیف .... مفتی حسن علی منصور، ایم۔ اے، ایل ایل بی

ناشر: المجاہد پبلیکیشنز پوسٹ بکس 220 مظفر آباد آزاد کشمیر کوڈ 13100

they are hypocrites and will harm you if you are not cautious. Our message to the Musalman is: Save your faith and that of your brother from these robbers.

More important is our call to the Ulema and those Islamic divines who exercise religious jurisdiction in their circles or who run schools of theology and seats of Islamic learning, that they should forewarn Muslims in their lectures, sermons and talks and expose Ahmadi/Qadiani mischief, fuelled by anti-Islamic world forces.

12. Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat is a trans-world organisation by Allah's grace which is bidding for the protection of the entire Islamic Ummah from apostasy and dualist-infidelity. Therefore, if Muslims in any country find Ahmadi/Qadiani kafirs raising their heads, we request them to contact any of the offices of Aalami Majlis at once. No sooner will they pass this information than we shall spring into action, for we believe in nipping the mischief in the bud. For you just to tell us, the rest you will see ! Insha Allah.

13. Contact offices of Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat are:

(1) **Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat** Huzoori Bagh Road, Multan, Pakistan. Phone (061) 40978.

(2) **Karachi Office:** Jama Masjid Babe Rahmat Trust, Old Numaish, M.A. Jinnah Road, Karachi-74400. Phone (021) 7780337.

(3) **London Office:** 35, Stockwell Green, London. SW9 9HZ, U.K. Phone: (071) 7378199.

AALAMI MAJLISE TAHAFFUZE KHATME NUBUWWAT AND ITS SERVICES

An Introduction

اخبار ختم نبوت

اسلامیان پاکستان مرزا طاہر کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے

ڈسکہ (پ ۔ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا خدا بخش' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا عبداللطیف مسعود نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں وفاقی کابینہ کے فیصلہ جس میں مجوزہ انتخابی اصطلاحات کے عنوان سے قادیانیوں سمیت اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا حق دینے اور مخلوط انتخابات نظریہ پاکستان سے غداری کے مترادف قرار دیتے ہوئے کہا کہ مسلمانان پاکستان اس قسم کے کسی فیصلہ کو کسی بھی صورت میں قبول نہیں کریں انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنے مغربی آقاؤں سے دباؤ ڈلوا کر تحفظ ناموس رسالت اور امتناع قادیانیت کے قوانین کو ختم کرنے کی سازش میں مصروف ہیں۔ مرزا طاہر احمد کا بیان کہ "۱۹۹۶ء کے پہلے چار ماہ قادیانیوں کیلئے خوشیوں کا پیغام لائیں گے۔ کسی بڑے خطرہ کا الارم ہیں۔ جبکہ اسلامیان پاکستان ایسی کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی ملک و ملت کے خلاف سازش اور حکومت کی مرزائیت نوازی' ناموس رسالت دشمنی پر غور و خوض کرنے اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے ۱۷ مئی کو لاہور میں تمام مذہبی جماعتوں کے قائدین

باقی ص ۲۱ پر

both sides came out in the open and faced each other, Maulana Abdul Haq implored Allah, in these words: Ya Allah, I consider Mirza Ghulam Ahmad a liar, an impostor, an apostate and a dualist-infidel. If I am wrong, let curse befall on me. At his turn, Mirza Ghulam Ahmad beseeched Allah with these words: Ya Allah, I consider myself a Musalman. If I am a liar in my claim, send down your curse on me.

(Majmu-a-Ishtiharat-e-Mirza Qadiani, Vol.1, pp. 426-427).

In this way, both parties implored Allah to send His Curse on whosoever was a liar. Result came out on May 26, 1908. Mirza Ghulam, the liar died while Maulana Abdul Haq lived up to May 16, 1917, i.e., nine years more. *(Rais-e-Qadian, Vol.2, p.129)* . It is interesting to note that it was Mirza himself who had said that in Mubahala contests the liar dies first, in the lifetime of the truthful.

(Malfoozat-e-Mirza, Vol.9, pp. 440-441).

8. The death of Mirza Ghulam Ahmad shocked his followers because they were expecting Maulana to die first in view of what their pseudo-prophet had told them. On the contrary, Mirza was the first to go into the grave. Qadianis were so disappointed that many left Qadianiat, saying their prophet was a liar. By Allah's beneficence, they rejoined Islam and offered their heartfelt penitence. Yet, many are still blinded with prejudice and remain adamant.

﴿وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ﴾ (سورۃ الأعراف:۱۸۶)

Verily, Allah has said: Those whom Allah leaves to themselves, there is no guide for them.

(Al-A'raf 7:186)

9. Mirza Ghulam's descendents know in their hearts that their sire was a liar and his claim of prophethood a made-up story. They know he played a hoax and also know he was publicly discredited many times but they support his pseudo-prophethood call, because firstly, he was their grandee and secondly if they do not do so, all that money which is today flowing into their household coffers shall stop. Their objective is: Name, Fame and Money. Truth is a taboo for them.

With Pakistan coming into existence in 1947, the British government on the eve of quitting the sub-continent, did not forget their erstwhile vassals and carved a separate piece of land for the Qadianis within the territorial limits of Pakistan. Lest it should be called a gift in return for service, the British gave it a semblance of sale-transaction at a ridiculous price of nine paisa i.e., 3 cents per sq. yd. As a goodwill gesture, in the form of a gratuity, this was the Britisher's parting present to them. In this way they were enabled to transfer their apostatic centre from Qadian (India) to Rabwah (Pakistan). Having received this land, they planned it out as if it were a colony. Giving it the status of a 'protected settlement' they restricted land sale except to Qadianis. Muslims were denied entrance in Rabwah unless they proved their bona fide reason for entry. Qadianis made their own laws of Civil and Judiciary and established a secretariat on the pattern of a parallel independent authority, in other words a state within a state.

When Pakistan National Assembly declared the Qadianis a non-Muslim Constitutional minority in 1974 and applied controls as a corollary to this declaration, their Chief, Mirza Nasir Ahmad (grandson of Mirza Ghulam), stealthily fled to London. There he sat snug in the lap of Qadianis' old master-saviours who promptly allowed them to establish a centre near London which they named Islamabad, with the object of confusing the world opinion and as a challenge to Pakistan's capital, Islamabad.

10. Now, these fraudulent people, show off as Muslims (in Muslim dress with Muslim names and Muslim customs) and go out "hunting" in those countries which lack resources and which are economically, industrially and educationally underdeveloped and where their antecedents are little known either to the inhabitants or to their governments. Their targets are poverty-stricken Muslims. Therefore the Qadianis undertake welfare projects with government permission and with their own funds open schools, literacy centres, basic health units, poor houses and also operate development projects in agricultural, commercial and power sectors, very much similar to what Christian missionaries did once upon a time and also now particularly in dark territories of the world. In this way, the Qadianis establish their philanthropic bona fides in those countries and after having won the people's hearts as social benefactors, they start preaching Qadianiat and the "prophethood" of their Ghulam in private friendly talks and in unobtrusive tete-a-tete. People are given to believe that Qadianism/Ahmadism is a sect of Islam like other Islamic denominations.

11. Through this message, we call upon our Ummah to be careful. Beware! Do not tread into the nets spread by these Kafirs. They are murderers of our faith, hiding in the bush, unlike preachers of other religions who are out in the open. See through their schemes; boycott them at social levels because

the purposes of the Constitution or Law".

Pakistan's step was in response to a resolution of Rabita Alam Islami which convened a conference in Makkah, attended by 144 religious Organisations of Islamic countries from Morocco to Indonesia. This 'meet', representing the entire Ummah, passed a unanimous Resolution which is historic in the sense that it was the consensus of the Islamic Ummah to declare Qadianis/Ahmadis as Kafirs, excommunicating them from the Islamic fold.

The Resolution reads:

"Ahmadiyat is a false movement which under the guise of Islam and for the sake of mundane interests, contrives and plans to damage the foundations of Islam. Its deviation from the basic Islamic principles is obvious and clear from the following points:

(1) The founder of this movement claimed prophethood for himself.

(2) The Ahmadis deliberately distorted the meaning of Quranic verses and tampered with Quranic verses.

(3) They have issued a 'Fatwa', abolishing the validity of Jehad.

This movement was originally fostered by British Imperialism in India. Ahmadiyat is still thriving in its ambitious ventures with the support of imperialism and has deep associations with anti-Islamic forces and plans perfidious activities against Islam. With the help of these forces, the "Ahmadis" have been trying to tamper with the basic Islamic belief through various means, such as,

(1) Using the name "mosque" for their camps of apostasy with the help of anti-Islamic forces.

(2) Misuse of schools, orphanages and madrassas with financial support from Non-Muslim Powers in order to support the anti-Islamic objectives of the non-Muslim powers.

(3) Publishing corrupted interpretations of the Holy Quran in various languages for distribution in the world.

In view of the above facts, this Conference resolves that:

(a) It is an obligation on all Islamic Organisations of the world to keep a vigilant eye on all activities of the Ahmadis in their worship-houses social centres and orphanages and challenge them for their underground political activities. The traps and conspiracies they have set up against the Muslims should be unveiled and made known to the whole Islamic World.

(b) They should at the same time be declared 'kafir' and excommunicated from the fold of Islam and should not be allowed to enter the 'Harmain' (the sacred areas of Makkah and Madinah).

(c) The Muslims should also be careful in their social dealings with them. They should break off all their social, political and matrimonial connections with them.

This conference also demands that:

(1) All Islamic countries should impose restrictions on all activities of the Ahmadis in their countries.

(2) All the means and resources of the Ahmadis gathered by them for anti-Islamic activities should be confiscated.

(3) They should not be entrusted with any responsible position in their countries.

(4) The alterations made by the Ahmadis in the Holy Quran should be made known to the Muslims. People should be informed of all such altered versions and further publications of Ahmadi translation should be prohibited."

7. Mirza Ghulam Qadiani confronted the Ulema of Islam many times and threw Mubahala (curses rendezvous) challenges to them but was defeated on each occasion. All glory to Allah, the Exalted, that Mirza Ghulam was proved an impostor and a liar. With all his loquacity, at last he passed away in 1908, having been struck with pestilence of Cholera.

By way of an example, we give here a short account of a Mubahala held on May 26, 1893, (Zeeqadah 10, 1310 A.H.) which proved fatal to Mirza Ghulam Ahmad. He threw the Mubahala challenge to Maulana Abdul Haq Ghaznavi When

MESSAGE TO THE MUSLIM UMMAH

from:
A.'ami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat

By
'mad Yusuf Ludhianvi

Translated by
K.M. Salim

Edited by
Dr. Shahiruddin Alvi

١٧- ﴿ وَدَاعِيًا إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴾

(الأحزاب ٤٦) (أيضاً ص ٧٥)

And as one who invites to Allah's (Grace) by His permission, and as a Lamp spreading Light.

(Al-Ahzab 33:46) (Haqiqat-ul-Wahi, p.75)

١٨- ﴿ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى . فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ﴾

(النجم ٨-٩) (أيضاً ص ٧٦)

He drew nigh and came closer till he was at a distance of but two bows' length or even nearer.

(An-Najm 53: 8-9) (Haqiqat-ul-Wahi, p.76)

١٩- ﴿ سُبْحٰنَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا ﴾

(الإسراء ١) (أيضاً ص ٧٨)

Glorified be the Being Who did take His bondsman (Muhammad) for a journey by night.

(Isra 17:1) (Haqiqat-ul-Wahi, p.78)

٢٠- ﴿ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴾

(الأنبياء ١٠٧) (أربعين نمبر ٣ ص ٢٣)

And We sent thee not but as a Mercy for all the worlds.

(Al-Anbiya 21:107) (Arbaeen No. 3, p.23)

5. Every Muslim knows that the above verses of Quran Hakeem were revealed fourteen hundred years ago and related to the personality of Khatam-un-Nabieen خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم but the Shameless Mirza Ghulam, brushing away all scruples, arrogated these verses to his self, undeterred by any qualm of conscience. He also tampered with hundreds of Quranic verses. Not stopping at that, he laid claim of superiority over all the Prophets and invited people to repose their belief in his concoction. Those who refused he abused and like a vulgarian he addressed them as swine, dogs, bastards, sons of prostitutes and denizens of inferno. These abuses are recorded in his writings and can be read there.

6. Doctors of Islamic Law and learned Muslims wrote copiously in rebuttal of Mirza Ghulam's blasphemies. As a result, he and his followers were expelled as infidels, apostates and outcasts from the Islamic fold.

The Government of Pakistan, taking a lead among Islamic countries, declared the Qadianis a non-Muslim minority community of Pakistan. An amendment to the Constitution of Pakistan was moved and passed on September 7, 1974, with the following text:

"A person who does not believe in the absolute and unqualified finality of the prophethood of محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم the last of the prophets or claims to be a prophet, in any sense of the word or of any description whatsoever after محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم or recognises such a claimant as a prophet, is not a Muslim for

سلسلہ نمبر ۷ ۲ شمارہ ۵۲

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی دلچسپی کے لئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کے لئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

سوال نمبر۱..... بغداد کے قریب مدفون دو صحابہ کرامؓ کی کرامت کا ظہور کس سن میں ہوا؟

سوال نمبر۲..... مناظر اسلام مولانا لعل حسین اخترؒ نے رد قادیانیت سے متعلق۔ فجی آئی لینڈ، جرمنی اور **انگلینڈ** وغیرہ کا دورہ کب کیا تھا؟

سوال نمبر۳..... قادیانی غیر مسلم امت کیوں ہیں؟

ٹوکن شمارہ ۷ ۲ سلسلہ نمبر ۵۲

نام-----------------------

ولدیت-----------------------

مکمل پتہ-----------------------

ذاتی مصروفیات-----------------------

خط و کتابت کیلئے:

انچارج انعامی مقابلہ ہفت روزہ ختم نبوت "انٹرنیشنل" پرانی نمائش

ایم اے جناح روڈ کراچی کوڈ نمبر ۷۴۴۰۰

اہم ہدایات:

۱..... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کر کے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲..... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳..... ہر شمارہ کا حل اس سے دو شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

۴..... جوابی ٹوکن انچارج انعامی مقابلہ "ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل" کے نام سے ارسال کریں ورنہ کالعدم شمار ہوگا۔ نیز لفافے پر انچارج انعامی مقابلہ لکھنا نہ بھولیں۔

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ (جدید ایڈیشن)

پروفیسر محمد الیاس برنیؒ

○۔ " قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ "برصغیر پاک و ہند میں وہ مشہور کتاب ہے جسے قادیانی عقائد و عزائم کا انسائیکلوپیڈیا کہا جاسکتا ہے۔

○ .... آج تک اس کے تمام ایڈیشن لیتھو پر شائع ہوئے تھے جن میں موجود بہت سی غلطیاں کتاب کے حسن کو ماند کررہی تھیں۔

○ .... اب اس کا جدید ایڈیشن کمپیوٹر پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کیا ہے۔

جدید ایڈیشن درج ذیل خصوصیات کا مجموعہ ہے:۔

ا.... قدیم قادیانی کتب اور ان کے جدید ایڈیشنوں کے حوالہ جات کا اضافہ کیا گیا ہے نیز روحانی خزائن (مطبوعہ ربوہ و لندن) کے حوالہ جات بھی شامل کردیئے گئے ہیں۔

۲.... قادیانی اخبارات و رسائل کے حوالہ جات بمعہ جلد' شمارہ' تاریخ اور صفحات بھی شامل کردیئے گئے ہیں۔

۳.... کتابت کی سابقہ تمام غلطیوں کو دور کردیا گیا ہے۔ حوالے کی اصل کتابوں سے عبارتوں کو ملا کر تصحیح کردی گئی ہے۔

۴.... سیرت المہدی کے حوالہ جات میں صفحہ اور جلد کے ساتھ روایت نمبر بھی درج کردیا گیا ہے۔

۵.... جہاں کہیں عبارتوں میں کتابت کی غلطی تھی اسے دور کردیا گیا ہے۔

۶.... فاضل مصنف مرحوم نے عنوان کے ساتھ صرف نمبر لگائے تھے۔ ہم نے فہرست میں ان عنوانات کے ساتھ صفحات بھی دے دیئے ہیں۔

۷.... ضمیمہ جات کے عنوانات کی فہرست کو اصل فہرست کے ساتھ لگادیا گیا ہے۔

۸.... مرزا قادیانی کے اشتہارات جو تبلیغ رسالت کے نام سے پہلے دس جلدوں میں تھے۔ ان حوالہ جات میں مجموعہ اشتہارات کی تینوں جلدوں کے صفحات دے دیئے ہیں۔

۹.... مصنف نے مرزا کے اقوال کفریہ مختلف قادیانی رسائل و اخبارات کے حوالہ کے ساتھ دیئے تھے۔ اب ملفوظات کے حوالہ جات بھی ساتھ لگادیئے گئے ہیں۔

۱۰.... مصنف کے زمانہ تصنیف کتاب ہذا کے وقت مرزا قادیانی کا کفر نامہ ' تذکرہ' شائع نہیں ہوا تھا۔ اس ایڈیشن میں "تذکرہ" کے حوالہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔

کمپیوٹر کتابت۔ عمدہ سفید کاغذ۔ سہ رنگ ٹائٹل۔ خوب صورت جلد۔ صفحات ۱۱۳۰۔

قیمت تین صد ر۳۰۰روپے صرف۔

ملنے کا پتہ۔ دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ حضوری باغ روڈ۔ ملتان۔ فون نمبر ۵۱۴۱۲۲